رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر - شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے صہ (۲) خواص ومعاونین سے عـہ (۳) ہندوستان سے باہر سے (۴) غیر مذاہب والوں سے ۱۲/ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والی لوگوں سے عـہ ۱۲/

فہرست مضامین
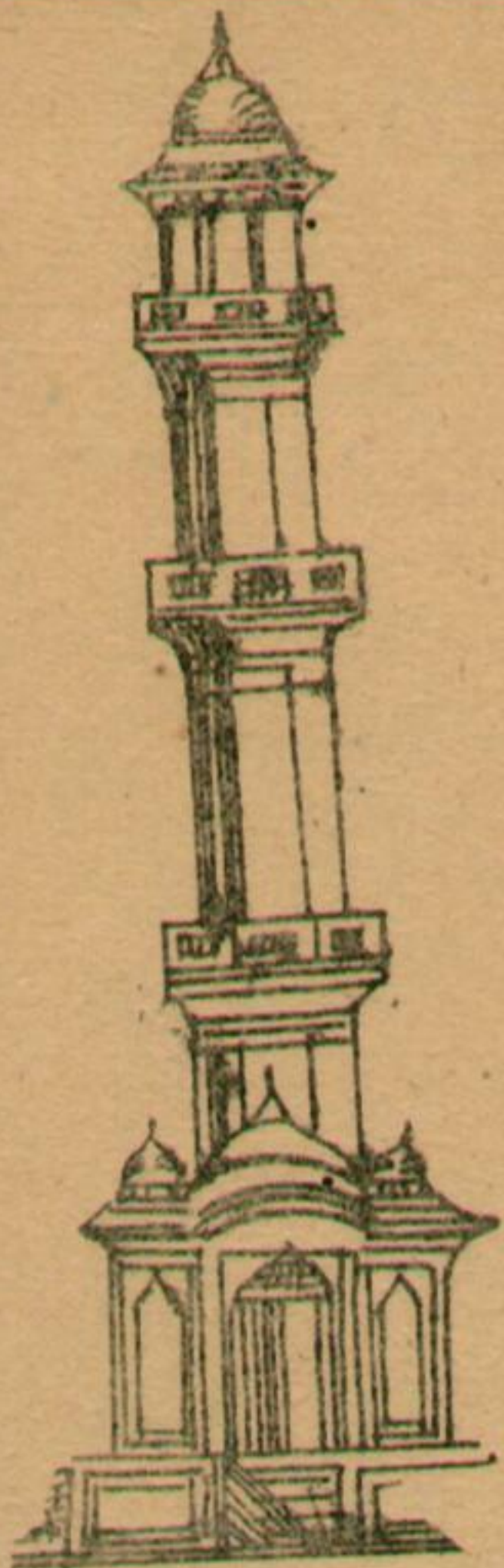
نمبر (۳۵) | قادیان دار الامان مورخہ ۱۰ - اکتوبر ۱۹۰۶ء مطابق ۱۲ شعبان ۱۳۲۴ ہجری | جلد (۱۰)

تازہ الہامات اور رؤیا

۹ - اکتوبر ۱۹۰۶ء - میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ میرا بھائی مرزا غلام قادر مرحوم ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہے اور میں نے خیال کیا کہ یہ فرشتہ ہے اور لفظ قادر کی مناسبت سے اُس شکل پر ظاہر ہوا ہے اور میں اُس کے آگے اسقدر دوڑتا ہوں کہ گھوڑا پیچھے رہ جاتا ہے اسکے بعد ہم شہر میں داخل ہو گئے اور وہ فرشتہ جو میرے بھائی کی شکل پر تھا گھوڑے پر سے اُتر آیا اور اسکے ہاتھ میں ایک تازیانہ ہے اور ایک مضبوط سپاہی قوی ہیکل شکل میں ہے اور ہم نے شہر میں ایک طرف جانیکا ارادہ کیا گویا کوئی کام ہے یا کوئی خدمت ہے جو اس فرشتہ نے بجالانی ہے پھر اس کے الہام ہوا - اے عبد الحکیم خدا تعالیٰ تجھے ہر ایک ضرر سے بچاوے - اندھا ہونے اور مفلوج ہونے اور مجذوم ہونے سے - اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ عبد الحکیم میرا نام رکھا گیا ہے خلاصہ مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت نہیں چاہتی کہ ان بیماریوں میں سے کوئی بیماری میرے لاحق حال ہو - کیونکہ اس میں شماتت اعدا ہے -

دار الامان کا ہفتہ

۱ - اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقت الوحی کی تصنیف سے خدا کے فضل سے فارغ ہو چکے کتاب مکمل ہو کر لکھی گئی اور پریس میں آخری کاپیاں جا چکی ہیں - بہت ہی جلد اب کتاب مذکور شائع ہو جائیگی - حقیقت الوحی ۲۵ جزو کی کتاب ہوگی اور صرف ایک روپیہ قیمت پر ہدیہ ہوگی یہ قیمت محصول ڈاک کے سوا ہوگی - اس کتاب کا پڑھ لینا ہر احمدی کا فرض ہونا چاہیئے - اسلئے کہ اس کتاب میں حضرت حجۃ اللہ نے تمام اعتراضوں کے شافی اور کافی جواب دیئے ہیں اپنی دعاوی کے دلایل اس قوت سے بیان کئے ہیں اور ایسے غیر مسبوق نکات معرفت کے لکھے ہیں کہ نہ آنکھ نے دیکھے نہ کانوں نے سُنے -

اس کتاب کے تمام و کمال چھاپنے کا فخر کارخانہ الحکم کے انوار احمدیہ پریس کو حاصل ہے - تاہم کچھ کاپیاں ضرورتاً یہاں کے موجودہ مطابع نے بھی چھاپی ہیں تاکہ کتاب جلد شائع ہو جاوے - بہر حال خدا تعالیٰ کا احسان اور اسکا خاص فضل ہے - کہ ہمارا آقا و مولا اپنے مقصد اور ارادہ میں کامیاب ہو گیا - اس کتاب کو پڑھنے کے بغیر اگر کوئی شخص کسی قسم کا اعتراض کرے تو وہ حق کا خون کرنے والا ہوگا -

۲ - مدرسہ تعلیم الاسلام کا سالانہ امتحان عنقریب ہونے والا ہے یعنی اسی اکتوبر کی آخری تاریخوں میں - مدرسہ کیلئے سیکنڈ ماسٹر کی سخت ضرورت ہے گریجویٹ اور ٹرینڈ ہو تنخواہ حسب لیاقت دی جاویگی - درخواستیں سکرٹری مجلس ناظم التعلیم کے نام آنی چاہئیں - احمدی گریجویٹوں کو خدمت قوم کے لئے ایک عمدہ موقع ہے اگر کوئی عالی ہمت بھائی ایثار نفس کر کے چلا آوے - تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حصّہ لینے والا ہوگا +

میں کچھ علیل ہو گیا تھا خط ڈاک میں ڈال نہ سکا آج آپ کا خط۔ مہر شاہ بے مہر کی انکاری رجسٹریاں اور تین ناپاک اشتہار نکلے۔

حضرت اقدس علیہ السلام آج ظہر و عصر میں بوجہ درد سر تشریف نہیں لائے۔ چونکہ تحریک بہت ہے یہ درد سر بتاتا ہے کہ خدا کا کلام آج نازل ہو گا۔ ان اشتہاروں خصوصاً گولڑی کے اشتہار سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کی غیرت کا جوش بہت دور نہیں۔ میری بہت سعادت ہے کہ میں بھی اب ان لوگوں کی تحریروں میں برائی کے ساتھ تحریر ہوتا ہوں۔

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

حضرت نے ایک دن فرمایا اب تو آپ بھی ہمارے ساتھ گالیوں میں شامل ہو گئے۔ بڑا ثواب ہے۔ آج مفتی صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ شہر لاہور میں پھر ہیضہ شدت سے شروع ہو گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہماری جماعت پر فضل کرے۔ بھائیوں کو تاکید کر دیں کہ وقتوں کو ضائع نہ کریں۔ استغفار بہت پڑھیں۔ واللّٰہ معکم۔

عاجز عبد الکریم۔ بعد از نماز عصر ۸ تاریخ ستمبر

از قادیان ۹ ستمبر ۲ بجے بعد ظہر

برادرم مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کا خط پڑھ کر حضرت اقدس علیہ السلام نے قبل از نماز ظہر بڑی لطیف تقریر کی۔ اور مجھے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ ہو رہا ہے۔ احادیث و آثار کے موافق ہو رہا ہے۔ ضروری تھا کہ یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے ان آثار کی صداقت پر مہر لگا دیتے جن میں لکھا ہے کہ مہدی موعود کے وقت بڑا شور برپا ہو گا اور اسکو سلف و خلف کے عقائد کے خلاف باتیں بنانے والا کہکر کافر ٹھیرایا جائے گا۔ اسوقت ہمارے احباب کو ایسا ہی صبر کرنا چاہئیے جیسا کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے مکہ معظمہ میں کیا۔ کوئی حرکت ان سے ایسی سرزد نہ ہوئی جو انہیں حکام تک پہنچاتی۔ اسوقت کسی پر بھروسہ نہ کریں کہ فلاں شخص ہماری مدد کریگا یا در کہیں اسوقت خداوند جل و علا کے سوا کوئی ولی و نصیر نہیں۔"

غرض اس امر کی یعنی صبر کی از بس تاکید فرمائی۔ بڑا لمبا چوڑا اشتہار کسی شیخ عبد الرحمن کشمیری بازار لاہور کا شائع کیا ہوا ہی پہنچا۔ حضرت اقدس نے اسپر فرمایا۔ اب ہماری باتیں ان لوگوں کو سمجھ میں نہیں آتیں اور درحقیقت جب تک آسمان سے نور نازل ہو کر قلوب کو با فہم نہ بنائے کوئی نہ سمجھا سکتا ہے اور نہ کوئی سمجھ ہی سکتا ہے۔ یہ ایام ابتلا کے ایام ہیں۔ پھر فرمایا کیا ہی سچ ہے کہ خدا تعالےٰ کے اولیا سے جنگ کرنے کے سبب سے نہ صرف ایمان ہی سلب ہو جاتا ہے بلکہ عقلیں بھی سلب ہو جاتی ہیں۔ اسوقت جو بولتا ہے یہی بولتا ہے اور بیسیوں خط اطراف سے اس مضمون کے آئے ہیں کہ مہر شاہ نے مرزا صاحب کی ساری شرطیں منظور کر لیں پھر وہ مقابلہ کے لئے کیوں نہ آئے۔ اللہ اللہ ایک طوفان بے تمیزی برپا ہے۔ کوئی غور کرتا ہی نہیں کہ اصل بات کیا ہے۔

الحاصل خلاصہ اور اہم اور لب لباب امر ساری تقریر کا یہ ہے کہ صبر کرو اور زبان اور ہاتھ سے صدق اور صبر کے خلاف کوئی بات اور حرکت ظاہر نہ کرو۔

برادر مفتی صاحب یہ خط پڑھ کر اور سنا کر ازراہ کرم میر حامد شاہ صاحب کے نام سیالکوٹ روانہ فرما دیں۔ اور میرے مکتوب الیہما میرے سارے احباب کی خدمت میں میرا اسلام عرض کر دیں۔ اور میرے لئے مخصوصاً خلوص قلب سے دعا کریں کہ مجھے اعلائے کلمۃ اللہ کی توفیق بیش از بیش عطا ہو۔

عاجز عبد الکریم

(مکرم مخدوم جناب شیخ رحمۃ اللہ صاحب کے نام) مفتی محمد صادق صاحب کو پہنچا دیں

از قادیان ۸ ستمبر ۱۹۰۱ء ۱۲ بجے دن کے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے خط کے جواب میں حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا "میں اس ابتلا میں ان کے لئے بہت دعا کرتا ہوں۔ اس سے مجھے بہت خوشی ہوئی۔ درحقیقت ابتلا بڑی رحمت کا موجب ہوتی ہیں کہ ایک طرف عبودیت مضطر ہو کر اور چاروں طرف سے کٹ کر اسی اکیلے سبب ساز کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور ادھر سے الوہیت اپنے فضلوں کے لشکر لیکر اسکی تسلی کے لئے قدم بڑھاتی ہے۔ میں ہمیشہ یہ سنت انبیا علیہم السلام اور سنت اللہ میں دیکھتا ہوں کہ جسقدر اس گرامی جماعت کی رافت و رحمت ابتلا کے وقت اپنے خدام کی نسبت جوش مارتی ہے آرام و عافیت کے وقت وہ حالت نہیں ہوتی۔

حضرت کو کل درد سر کے وقت بار بار یہ الہام ہوا۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً یعنی میں امیروں کیساتھ تیری طرف اچانک آؤنگا۔ اس الہام سے بشارت ملتی ہے کہ اللہ تعالےٰ اب امیروں کو اس آسمانی سلسلہ کیطرف توجہ دلانی چاہتا ہے۔

تحفہ گولڑویہ میں بہت سے اچھوتے اسرار لکھے ہیں امید ہے کہ بہت سے سعید اس سے مستفید ہونگے۔

رات مولوی نور الدین صاحب نے اس آیت کے معنے پوچھے وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا۔ الآیہ۔ مولوی صاحب نے کہا کہ اس پر بہت سا جھگڑا ہوا۔ حضرت نے فرمایا قبل اس کے کہ اس آیت کے حل کی طرف ہم متوجہ ہوں ہم عملاً دیکھتے ہیں کہ تین ہی طریق ہیں خدا تعالےٰ کے کلام کرنے کے چوتھا کوئی نہیں (۱) رؤیا (۲) مکاشفہ (۳) وحی پھر بہت غور کے بعد ہاں نماز عشا سے سلام پھیرنے کے بعد فرمایا مولوی صاحب! اس آیت کے معنے خوب کھل گئے ہیں۔ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ سے مراد رؤیا کا ذریعہ ہے مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ کے معنے یہ ہیں کہ اسپر استعارے غالب رہتے ہیں۔ جو حجاب کا رنگ رکھتے ہیں اور یہی رؤیا کی ہیئت ہے یُرْسِلَ رَسُوْلًا سے مراد مکاشفہ ہے۔ رسول کا تمثل بھی مکاشفہ میں ہی ہوتا ہے اور مکاشفہ کی حقیقت یہی ہے کہ وہ تمثلات ہی کا سلسلہ ہوتا ہے۔ اسکے بعد بڑے جوش اور خوشی سے فرمایا کہ قرآن کریم کیسے کیسے حقیقی اور عظیم علوم بیان فرماتا ہے۔ اس آیت کے ہمرنگ انجیل و توریت میں تو ڈھونڈ کر بتاؤ۔ مولوی صاحب نے پوچھا تھا اس تفسیر سے پہلے کہ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ سے یہ مطلب ہو کہ خدا تعالےٰ کا نظر آنا کوئی ضروری نہیں۔ فرمایا یہ مطلب ہی نہیں۔ یہ معنی ہی رؤیا کے ہیں۔ اور لفظ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ نے تو حقیقت رؤیا کے فلسفہ کی بیان کی ہے۔

غرض جس بات نے ہمیں لطف دیا اور ہمارا سینہ اس صدق کے خیال سے بھر گیا کہ لاریب یہ انسان من جانب اللہ ہے وہ یہ ہے کہ پہلے اپنا ذاتی تجربہ بتایا۔ اور پھر آخر کار کتاب اللہ سے بھی اسی کی صداقت ثابت ہوئی۔ اور ثابت ہو گیا کہ ہم لوگوں کے علم خواہ ہم میں بڑے بڑے ہی ہوں حقیقت ہی کیا رکھتے ہیں۔

اسوقت ابر محیط ہے۔ ہوا جاڑے کی طرح خنک چل رہی ہے۔ خدا تعالےٰ کا بڑا فضل ہے۔ قادیان میں اگست کے گذرے مہینہ کا کوئی رنگ اس دفعہ نے ہمیں نہیں دکھایا۔ اپریل کی طرح گزر رہا ہے خفیف سا ترشح بھی صبح ہوا۔

یہ خط آپ منشی تاج الدین صاحب کو ارسال کر دیں اور وہ پڑھ کر جلدی میر حامد شاہ صاحب کو ارسال کر دیں اور میر حامد شاہ صاحب ازراہ کرم میرا پہلا خط منشی محمد شادی خان سے لیکر جو ابھی منشی تاج الدین صاحب کے توسط سے سیالکوٹ بھیجا ہے مع اس خط کے برادر خلیفہ نور الدین صاحب کو جموں ارسال فرما دیں۔ سب بھائیوں کو سلام

عاجز عبد الکریم

مخدوم الملۃ پر حضرت خلیفۃ اللہ

(مخدوم الملۃ رضی اللہ عنہ کی متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی کیا رائے تھی اور غالباً اس حصہ میں اسکا کسیقدر لکھنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے مفصل بحث بھی آپکی لائف میں ہی تھی تاہم خلاصۃً ذکر ضروری ہے)

(۴) حبی فی اللہ مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی مولوی صاحب اس عاجز کے یک رنگ دوست ہیں اور مجھ سے ایک سچی اور زندہ محبت رکھتے ہیں اور اپنے اوقات عزیز کا اکثر حصہ انہوں نے تائید دین کے لئے وقف کر رکھا ہے ان کے بیان میں ایک اثر ڈالنے والا جوش ہے اخلاص کی برکت اور نورانیت انکے چہرہ سے ظاہر ہے میری تعلیم کی اکثر باتوں سے وہ متفق الرائے ہیں مگر میرے خیال میں ہے کہ شاید بعض میں نہیں لیکن اخویم مولوی نور الدین صاحب کے انوار صحبت نے بہت سا نورانی اثر انکے دل پر ڈالا ہے اور نیچریت کی اکثر خشک باتوں سے وہ بیزار ہوتے جاتے ہیں اور درحقیقت میں بھی اسبات کو پسند نہیں کرتا کہ الٰہی کتاب کے واقعی اور سچے منشاء کی مخالف نیچر کے ایسے تابع ہو جائیں کہ گویا کامل ہادی ہمارا وہی ہے میں ایسے حصہ نیچریت کو قبول کرتا ہوں۔ جسکو میں دیکھتا ہوں کہ میرے مولیٰ اور ہادی ذاتی کتاب قرآن کریم میں اسکو قبول کر لیا ہے اور سنت اللہ کے نام سے اسکو یاد کیا ہے میں اپنے خداوند کو کامل طور پر قادر مطلق سمجھتا ہوں اور اسی بات پر ایمان لا چکا ہوں کہ وہ جو چاہتا ہے کر دکھاتا ہے اور اسی ایمان کی برکت سے میری معرفت زیادت میں ہے اور محبت ترقی میں مجھے بچوں کا ایمان پسند آتا ہے اور فلسفیوں کے بڈھے ایمان سے میں متنفر ہوں۔ مجھ کو یقین ہے کہ مولوی صاحب اپنی محبت کے پاک جذبات کیوجہ سے اور بھی ہمرنگی میں ترقی کرینگے اور اپنے بعض معلومات میں نظر ثانی فرمائیں گے +

یہ تو وہ ابتدائی حالت تھی جب کہ مخدوم الملتہ نئے نئے اس سلسلہ میں داخل ہوئے تھے۔
اس تحریر میں جہاں اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صاف گوئی آپ کی صداقت کی دلیل ہے وہاں خود حضرت مخدوم الملتہ کی راستی پسند طبیعت کا پتہ لگتا ہے اور خصوصاً آخری حصہ کہ
"مجھے یقین ہے کہ مولوی صاحب اپنی محبت کے پاک جذبات کی وجہ سے اور بھی ہم رنگی میں ترقی کریں گے"
ایک پیشگوئی ہے جو مولوی صاحب موصوف کا روحانی مدارج کی ترقی کے متعلق ہے۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے موافق مخدوم الملتہ نے جو ترقی کی وہ اس امر سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام

مسلمانوں کا لیڈر

رکھا۔ اور حضرت حجۃ اللہ علیہ السلام نے بھی بارہا اپنی تحریروں اور تقریروں میں آپ کا ذکر نہایت ہی قابل قدر الفاظ میں فرمایا۔ ایک مقام پر لکھا
"اور حضرت ممدوح سے دوسرے درجہ پر حبی فی اللہ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی ہیں اور انکو تو پہلے سے ہی خدا تعالیٰ نے دنیا کے مناصب و رجاہ طلبی کی مناسبت نہیں دی مگر وہ بالکل دنیوی خیالات کو بھی استغفار دیکر اس دروازہ پر بیٹھے ہیں اور دن رات اپنے دماغ سے فوق الطاقت کام لیکر خدمت دین کر رہے ہیں اور جمعہ کی نمازوں میں بہت سے حقائق و معارف قرآن شریف بیان کرتے ہیں اور مسلمانوں کو فائدہ پہونچاتے ہیں"
اس سے بڑھ کر مولوی صاحب ممدوح کے لئے کیا قابل ناز اور واجب الفخر امر ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں نماز دین کا امام مقرر فرمایا۔
بہر حال حضرت حجۃ اللہ علیہ السلام نے آخری تحریر جو آجتک مولوی صاحب ممدوح کے متعلق شائع فرمائی ہے وہ وہ کتبہ ہے جو بطور سنگ مزار مولانا ممدوح کی قبر پر لگایا جاوے گا۔ اس سے اس تعلق اور محبت کا پتہ خوب لگتا ہے جو حضرت ممدوح کو مرحوم سے اور مرحوم کو حضرت خلیفۃ اللہ سے تھا۔ اگرچہ وہ پہلے چھپ چکا ہے مگر یہاں اس کا اندراج بھی ضروری ہے اور وہ یہ ہے

کے تواں کردن شمار خوبیٔ عبدالکریم
آنکہ جاں داد از شجاعت بر صراط مستقیم
حامیٔ دیں آنکہ یزداں نام او لیڈر نہاد
عارف اسرار حق گنجینۂ دین قویم
صدق ورزید و بصدق کامل اخلاص خویش
مورد رحمت شد اندر درگہ رب علیم
گرچہ جنس نیکواں ایں چرخ بسیار آورد
کم بزاید مادرے با ایں صفا دُرّ یتیم
مدتے در آتش تیز قضا افتادہ بود
ایں کرامت بیں کہ از آتش برون آمد سلیم
زیں عجب تر آنکہ او در صحتم در چند روز
مظہر اسرار حق شد عارف راز قدیم
گوہرش چوں آب و تابے داشت از فہم رسا
ہرچہ ما گفتیم داخل شد دراں طبع فہیم
دل بدرد آمد ز ہجراں چنیں یکرنگ دوست
لیک خوشنودیم بر فعل خداوند کریم
آہ۔ روز چہار شنبہ بود بس سخت تر
ز آتش سوزاں مرا شد چو از یار صمیم
داغ ہجراں او در ہفت و چہل از عمر خویش
ماہ شعباں بود چوں پیش آمد ایں غم الیم
ایں صدی کو بدرا ماند بود صاف کمال
بود زو بیست و سوم در وقت ایں حشر عظیم
منتشر چوں بود اخلاص و وفا و اتقا
شد وصالش ہم ازیں تاریخ از فضل حکیم
اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم
نیز ما را از بلا ہائے زماں محفوظ دار
تکیہ گاہ ما توئی اے قادر رب رحیم

مرحوم کی وفات پر عام رائے

(مخدوم الملتہ کی لائف کا ایک حصہ مندرجہ بالا عنوان بھی ہوگا اسکے لئے بطور نمونہ میں لاہور کے ایک معزز اخبار پنجہ فولاد کا ایک مراسلہ درج کرتا ہوں۔ ایڈیٹر)

مولوی عبدالکریم صاحب کی قادیان میں وفات

ہر آنکہ زاد بناچار بایدش نوشید
ز جام دہر مئے کل من علیہا فان

افسوس کہ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو قادیان میں داعی اجل کو لبیک کہا اور آپ کے طائر روح نے ناپائیدار دنیا کو یہ شعر عرفی مرحوم کا سناکر بعالم آخرت پرواز کیا۔ ع

مشتاب اے غم دنیا کہ بگردم نرسی
بکن از دور وداعم کہ شتابان رفتم

مولوی صاحب جوان عمر تھے۔ اور سیالکوٹ کشمیری محلہ میں آپ کا مکان بالمقابل مکان راقم کے تھا۔ عہد طفولیت میں ہی عجیب قسم کر ذہین تھے۔ محلہ کے لڑکوں میں کبھی کھیل و کود میں شامل نہیں ہوتے۔ پہلے مرحوم سر سید کی تہذیب الاخلاق کے گرویدہ بنے پھر مرزا صاحب کی بیعت میں داخل ہوکر ایسے معتقد اور فنا فی البیعت ہوئے کہ وطن سے ہجرت کر کے وہاں ہی سکونت اختیار کر لی اور آخر مرزا صاحب کے قدموں میں ہی جان قربان کر دی۔ ان کی زندگی لہو و لعب سے برکنار رہی علمی مجلس کے مشتاق تھے۔ ابتدا میں شعر و سخن کا شوق رہا۔ جب آپ نے پہلے پہل لاہور کو دیکھا تو لاہور کی تعریف میں ایک دلکش نظم فارسی کی لکھی جس میں علاوہ اور صفتوں کے یہ بھی ثابت کیا گیا کہ لاہور کا نام دو زبان سے مرکب ہے لا بزبان عربی۔ ہور بزبان پنجابی۔ یعنی البسا اور نہیں ہے اس نظم کا اسوقت صرف ایک شعر راقم کو یاد رہ گیا ہے

ماہرو یاں بلدۂ لاہور
دل صافی ربودہ اند بجور

صافی آپ کا تخلص تھا۔ آپ کی ایک غزل فارسی کی راقم کے پاس ہے جو کسی آئندہ پرچہ میں شائع ہوگی۔ ایکدفعہ سیالکوٹ میں چند احباب کا مجمع تھا۔ اور اس شعر کا تذکرہ ہو رہا تھا۔ بھلا کیونکر کوئی تجھ سے کرے لے۔ کہ دن کی دوستی اک پل میں توڑ دی۔ کریلے۔ کدو۔ توری سبزیات کا نام لے کر شاعر نے مضمون باندھا ہے۔ مولوی صاحب مرحوم نے بھی ایک شعر سنایا (یہ معلوم نہیں کہ ان کا اپنا شعر ہے یا کسی اور شاعر کا)

صاف سینا دیکھ کر درزن کو میں سینا گیا
کچھ تو سینے دہ گئی اور کچھ تو میں سینے لگا

راقم کو بھی ایک شعر مولوی سراج الدین احمد ایڈیٹر اخبار زمیندار کا (انکے والد مرحوم کی زبان سے جو راقم کے مہربان تھے سنا تھا) یاد تھا جسکو سنکر مولوی صاحب بہت ہی محظوظ ہوئے اور بار بار پڑھتے تھے اور داد دیتے تھے۔ شعر مذکور یہ ہے

ہوا گم خواب میں ہونا اپنا خاصہ
فراق یار میں نینوں کو ململ

کمخواب۔ خاصہ۔ نینوں۔ ململ کو کس طرح جدائی کے پیرایہ میں ادا کیا گیا ہے۔ اکثر موسم گرما میں پچھلے پہر رات کے وقت جب آپ اپنی کوٹھی پر اس مشہور قصیدہ کو (مرحبا سید مکی مدنی العربی) اپنے شوق میں پڑھتے تھے۔ تو محلہ والے لوگ تاثیر آواز سے جو جادو سے کم نہ تھی۔ چونک پڑتے تھے۔ ایک دفعہ اس شعر پر۔ شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت۔ بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی۔ میرا ایک مہمان وجد کی حالت میں بیخود ہوگیا آپ کی خوش الحانی وجادو بیانی یاد کر کے بے اختیار دل سے یہ شعر نکل جاتا ہے

آنانکہ بصد زبان سخن گفتندے
آیا چہ شنیدند کہ خاموش شدند

مولوی صاحب جس وقت سیالکوٹ کے مہاراجہ والے بازار کے چونک میں باآواز بلند قرآن شریف پڑھ کر وعظ کرتے تھے۔ عام ہندو مسلمان عیسائی جمع ہو جاتے اور شوق سے سنتے تھے۔ قرآن شریف کے عاشق دالدہ تھے۔ افسوس کہ ضعیف العمر والدین کے اکلوتے فرزند تھے۔ اور جہاں تک راقم کو معلوم ہے (اگرچہ قادیان چلے جانے کے بعد پھر ملاقات کا اتفاق نہیں ہوا) مرحوم لاولد تھے۔ مرزا صاحب اور جماعت احمدی کو اون کی دائمی جدائی کا سخت صدمہ پہنچا ہے اور ان کے دوستوں اور عام مسلمانوں کو عموماً سخت قلق ہے۔ مرزا صاحب کی طرف سے ہرچند دوا اور دعا کی گئی۔ مگر مقدر مبدل نہیں ہوسکتا۔ چون مبدل شد اعتدال مزاج نہ عزیمت اثر کند نہ علاج۔ یہ زمانہ کئی انقلاب دیکھنے کے بعد کبھی جاکے اس دل و دماغ کا دوسرا پیدا کریگا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ چمن یوں ہی رہیگا اور ہزاروں جانور
اپنی بولیاں سب بول کر اڑ جائیں گے

خداوند تعالیٰ مرحوم کو مغفرت کرے اور اس کے متعلقین کو صبر جمیل بخشے۔

راقم لدھا خاں از گھرتل ضلع سیالکوٹ

مفرح عنبری
قیمت
فی ڈبیہ پانچ روپیہ

جملہ ڈاکٹر صاحبان و حکماے ہندوستان توجہ فرماوین

وزن پانچ تولہ
خوراک و محصول
بذمہ خریدار

ہنر شناس کو وکھلا ہنر کہ خوبے زر اگر کھلے ہے تو صرّاف کی نظر چڑھ کر

خداے کریم و رحیم کی بے اندازہ فیاضی ہی کہ مجھ جیسا ہیچمرز ملک کے لائق اطبا کی نظر میں اس عزت سے دیکھا جائے جسکی مثال ہندوستان جیسے ملک میں ملنا اگر ممکن نہیں تو قریبًا محال ضرور ہے اور یہ محض خدا تعالےٰ کا فضل ہے۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔

مفرح عنبری کو تیار کرکے جب اس بزرگ جماعت ڈاکٹران و حکماے ہند کو توجہ دلائی گئی۔ کہ یہ ایک بے نظیر و لاجواب دوائی آپکے ملک میں تیار ہوتی ہے۔ جسکا مقابلہ یورپ کی کوئی پیٹنٹ دوائی بھی جو آجکل اس غرض سے اس ملک میں آچکی ہیں نہیں کرسکتیں اور نہیں کرسکیں۔ تو اول اول جیسا کہ قاعدہ ہے میری عرض پر کچھ زیادہ توجہ نہ کیگئی لیکن جب رفتہ رفتہ ملک میں چاروں طرف مفرح عنبری کی شہرت ہوئی اور اس کے استعمال کرنیوالے خود مجسم اشتہار بنکر اس کے موجد کی حوصلہ افزائی کیلئے کمربستہ ہوگئے پبلک جلسوں میں بزرگ جماعت نے توجہ مبذول فرمائی رفتہ رفتہ یہانتک نوبت پہونچی کہ ہندوستان بھر میں جو شہرت کا دقیقہ باقی رہگیا تھا وہ اس قابل فخر جماعت کی طفیل اسکے فضل سے پورا ہوگیا اس بات کے کہنے کی تو میں جرأت نہیں کرتا۔ اور نہ کرسکتا ہوں کہ خدانخواستہ آپ میں سے کسی کو ایسی عمدہ دوائی بنانا آتا نہیں ہا۔ آپ جانتے نہیں جسمانتیں کہ خداوند کریم کی عنایت سے آپ ہرطرح لائق تعلیم یافتہ ڈاکٹری جماعت میں داخل ہیں اور اپنے فرائض کی انجام دہی پر ممتاز ہیں۔ ہاں ساتھ ہی اسکے میں یہ نہیں مان سکتا۔ کہ آپ کو اسکی ضرورت نہ ہو۔

کیونکہ ہرایک دانا معالج کو جس کا کام ہر وقت مریضوں کا علاج کرنا ہے۔ خواہ وہ اپنے وقت ارسطاطالیس۔ جالینوس۔ بوعلی سینا ہی کیوں نہ ہوں ہمیشہ ہرایک عمدہ چیز کی ضرورت ہے اور ہرایک متعصب سے پاک دل طبیب کو اسکی تلاش بھی رہتی ہے چنانچہ بزرگان ذیل کا شکریہ نہایت ادب سے کرتا ہوں جنہوں نے اپنا فرض منصبی ادا کیا اور جنہوں نے بڑی توجہ سے کام لیکر میری عرض کو جگہ دی۔ خود فائدہ اٹھایا مجھے فائدہ ہوا۔ اور مریضوں پر احسان کیا آیندہ کیلئے ایک اتحاد قائم ہوگیا اور جو ذاتی فائدے ہیں وہ علیحدہ۔ میرے پاس کافی الفاظ نہیں کہ اس مختصر میں انکا شکریہ ادا کرسکوں۔ البتہ مکمل رپورٹ میں انشاءاللہ مفصل ذکر خیر کرونگا۔ یہاں صرف اسماے گرامی ان پاک دل ہمعصروں کے شکریہ کے ساتھ عرض کرتا ہوں جو یہ ہیں۔

جناب ڈاکٹر شیرام پرشاد صاحب انچارج جین ڈسپنسری نرسنگپور
جناب ڈاکٹر محمد محسن پاپوں ضلع مولمین
جناب ڈاکٹر محمد علی صاحب۔ کبنٹہ راے (ٹیواڑ)
جناب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب کمپنی ناگپور
جناب ڈاکٹر عبد المجید خانصاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ لوٹمیک اسلام ناگپور
جناب ڈاکٹر شیخ محمد حسین صاحب ایلور ضلع گوداوری
جناب ڈاکٹر ہول چند صاحب پنشنر وبھتاری ضلع رائے پور
جناب ڈاکٹر محمد حیدر حسین صاحب حید رصدر ڈسپنسری کھنڈوہ
جناب ڈاکٹر گانجی بخش صاحب خاص ریاست ریوان
جناب ڈاکٹر سریرام صاحب ہنڈیہ ضلع الہ آباد
جناب ڈاکٹر عبد الصمد خانصاحب پورینہ بنگال
جناب ڈاکٹر عبد المجید خانصاحب ضلع رانچی
جناب ڈاکٹر تاراچرن سرکار چیر ہیٹبل ڈسپنسری داؤزان بنگال
جناب ڈاکٹر۔ ایس امین الدین صاحب قریشی سی ایم ایس سمگا ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر عبد العزیز صاحب مین ڈسپنسری مئو ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب ایچ۔ ایس سنگاہ ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر عبد الفتاح خانصاحب ایچ ناگپور
جناب ڈاکٹر محبوب صاحب اسپیشل اسسٹنٹ دروہی ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر کریم صاحب سہزار باغ بنگال
جناب ڈاکٹر پنڈت ہررام صاحب وٹرنری اسسٹنٹ ضلع ناگپور
جناب ڈاکٹر سید ہادی علی صاحب امام باڑہ ڈسپنسری (ہوگلی)
جناب ڈاکٹر محمد عبد القادر صاحب وکٹوریہ میڈیکل ہال سلطانپور بنگال
جناب ڈاکٹر بہادر علی صاحب جام گاؤں ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر شیخ شبراتی صاحب ریاست کھیر گڈھ ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر غلام احمد خانصاحب۔ ایچ۔ ایس۔ نوجی پور
جناب ڈاکٹر آغا حسین علی صاحب نیو میڈیکل ہال مانڈے
جناب ڈاکٹر سید احمد علی صاحب۔ ایچ۔ ایس سیونی مالوہ ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر محمد امام قلی صاحب سینئر ہاسپٹل اسسٹنٹ جیل چاندہ
جناب ڈاکٹر جے۔ ٹی۔ یوس صاحب ایچ۔ ایس دھنو میو برہما
جناب ڈاکٹر رحمت علی صاحب احمدی کنگسٹن فریقین یا القلر سمالی لینڈ
جناب ڈاکٹر رحمن خانصاحب فسٹ بریگیڈ سمالی لینڈ۔
جناب ڈاکٹر سراج الدین صاحب ریاست بستر ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر مہیش چندر صاحب رانی ہاٹ ضلع چاٹگام
جناب حکیم محمود حسین خانصاحب ضلع ساگرہ
جناب حکیم سید سلطان حسین رضوی لکھنوی ریاست کوڑ
جناب حکیم سید احمد علی صاحب دہلی بنگلور
جناب حکیم خیر الدین صاحب جوبان ریاست پٹیالہ
جناب حکیم محمد علی صاحب ریاست خاص پالن پور
جناب حکیم محمد سلطان صاحب چنڈول ضلع کستنا
جناب حکیم محمد صدیق صاحب جیلانی نجیب آباد
جناب حکیم محمد عزیز الرحمٰن صاحب ضلع باریسال
جناب حکیم عبد اللطیف صاحب مندانہ گاؤں ضلع ناسک
جناب حکیم حافظ سید عبد الکریم صاحب ضلع دیناجپور
جناب حکیم عبد الرزاق صاحب ضلع دیناجپور
جناب حکیم کرامت علی صاحب دہاپی ضلع پورینہ
جناب حکیم سید عبد الرحیم صاحب بلہاری۔ مدراس
جناب حکیم عبد الجلیل صاحب ماہرپور ضلع سیتاپور
جناب حکیم امیر الحسن صاحب گگواڑہ ضلع پورینہ
جناب حکیم کرامت حسین صاحب ضلع پورینہ
جناب حکیم محمد سالار صاحب قاضی سرکار لوہر گنج
جناب حکیم رحیم بخش صاحب پاٹک ٹوگر پورینہ
جناب حکیم محمد عبد المجید صاحب جھگاؤں ضلع پورینہ
جناب حکیم عشرت علی خانصاحب عرکیہ ضلع باسم بنگال
جناب حکیم حافظ نعمت علی صاحب رنگون
جناب سید عبد القیوم صاحب سکندر نگر مہمن سنگھ
جناب حکیم ناظم حسین صاحب مانڈے برہما۔
جناب حکیم محمد مہدی حسین صاحب دل سنگھ سراے دربھنگہ
جناب حکیم سید لیاقت حسین صاحب نواہجی لور

آمدم برسر مطلب مفرح عنبری میں بڑی خوبی یہ ہے کہ اسمیں کوئی مسمسہ چیز از قسم کشتہ و غیرہ ہرگز نہیں ملایا جاتا اسلیئے میں دعوے سے کہتا ہوں کہ آجکل کی قریبًا کل مشہور پیٹنٹ مقوی ادویات ہی خواہ وہ یورپ کے کسی کونہ سے آتی ہوں یا ہندوستان کے کسی فرضی جنگل سے نکلی ہوں اس کے مقابلہ میں آدھی چوتھائی نمبر بھی حاصل نہیں کرسکتیں اب اسے ختم کرکے بڑے شوق سے آپکے آرڈر کا منتظر ہوں۔

بھائیونکا خادم حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مفرح دلکشا کارخانہ رفیق الصحت لاہور

فہرست کتب موجودہ دفتر الحکم

ازالہ اوہام حصہ دوم - یہ بے نظیر کتاب سلطان القلم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبردست قلم کا نتیجہ ہے جس میں اپنے دعوے کے متعلق نہایت شرح وبسط سے کام لیا ہے اور مخالفوں کے اعتراضوں کو نمبروار توڑا ہے - قیمت ۱۲ **ست بچن** - قیمت ۱۰
آریہ دھرم - آریہ مذہب کی حقیقت کو حضرت حجۃ اللہ نے طشت ازبام کردیا ہے - خصوصیت کے ساتھہ جواب دیا ہے جو وہ اسلام پر کرتے ہیں - قیمت ۴ آنے -
نماز پر اور مسئلہ وحدت وجود پر خط - حضرت مسیح موعود نے نماز کے اسرار پر لطیف تقریر فرمائی ہے اور وحدت وجود کے اعتقادات کا لاجواب رد کیا ہے - یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے تیسری دفعہ چھپا ہے - قیمت ۲
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب - عیسائی مذہب کی تردید اور اسلام کی حقیقت پر حضرت خلیفۃ اللہ کا لطیف رسالہ دوسری مرتبہ چھپا ہے قیمت ۴
فیصلہ آسمانی - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قلم سے مضمون نام سے ظاہر ہے - قیمت ۲ **نور القرآن** - حصہ دوم - عیسائیوں کا عجیب رد - قیمت ۴
ایڈیٹر الحکم کی تالیفات { **تفسیر القرآن** - پارہ اول - یہ تفسیر قوم اور بزرگان قوم نے غیر معمولی طور پر پسند فرمائی ہے - صدہا خطوط پسندیدگی کے بھیجے گئے ہیں یہانتک کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے باہر بھی اسکو قبولیت ہو گئی ہے - قیمت (عہ)
سلک مرواريد - حصہ دوم - جو جنوری ۱۹۰۰ء میں چھپکر شائع ہو گیا - یہ رسالہ بھی بفضلہ پہلے حصہ کی طرح مفید اور موثر ہے - نہایت سلیس زبان میں مستورات کو اسلام کی حقانیت اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عظمت وصداقت سے واقف کیا ہے -
اور غیر مذاہب خصوصاً عیسائی مذہب کی حقیقت کو کھولکر دکھایا گیا ہے - اور اس دجل سے آگاہ کیا گیا ہے - جو زنانہ مشنری عورتیں استعمال کرتی ہیں اور جن کے ذریعہ ناواقف اور بھولی بھالی عورتوں کو اسلام سے بدظن کیا ہے -
۸۸ صفحہ کی کتاب ہے - قیمت ۴ آنے علاوہ محصول ڈاک -
رپورٹ جلسہ ۱۸۹۷ء - دارالامان میں دسمبر کے اواخر میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا تھا - جس میں حضرت حجۃ اللہ نے تین زبردست تقریریں بیان فرمائیں - قیمت (عہ)
الانذار - حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۸ء کو قادیان میں ایک جلسہ طاعون کے متعلق کیا تھا - جس کی قابل قدر تجاویز پر گورنمنٹ پنجاب نے بھی شکرگذاری کا اظہار فرمایا تھا - اس جلسے کے حالات حضرت حجۃ اللہ اور حکیم الامتہ کی تحریروں کا مجموعہ - قیمت ۴ آنے - **اصلاح النظر** - قیمت ۲ آنے
متفرق کتابیں - تفسیر سورہ تبت ۱ - سواء السبیل نمبر ۱ - قیمت ۱ - تنسیخ رد شیعہ ۲ - ضرورت امام ۱ - قصیدہ ضوابط اسرار قیمت - برہان الحق (عیسائی مذہب کی حقیقت کھولی گئی ہے) ۲ - دعوت الحق نمبر ۲ قیمت ۲ - النصح قیمت - مسلمانوں کا خدا اور اوس کے حضور دعا - ۱ نمونہ قرآن مجید - قیمت - محمود کی آمین ۳ پائی - دوسرا جنگ مقدس حصہ دوم قیمت ۲ تحفہ احمدیہ - ۱ - تفسیر القرآن پارہ دوم ایک روپیہ (عہ) تفسیر سورہ بقرہ مکمل ۴ - مرآۃ الجہاد (عہ)

شاہی حاذق طبیب مولوی حکیم نور الدین صاحب بھیروی کی مجربات

شفاخانہ فضل رحمانی میں وہی نسخہ جات طیار رکھتے جاتے ہیں جو شاہی حکیم مولوی نور الدین صاحب سابق طبیب ریاست جموں اور کشمیر کے سالہا سال کی تجربہ میں آچکے ہیں - مریض کی صحت اور شفا کی گارنٹی کا دعویٰ بیباکی اور جرات ہے شفا دینا محض اللہ تعالیٰ کا کام ہے ہاں ہم صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں - کہ جس مرض کا جو علاج مولوی صاحب موصوف کی عام تجربہ میں مفید ثابت ہوا ہے اکو ہم بھی استعمال کرتے ہیں - اور نہایت نیک نیتی سے اجزاء نسخہ کو ترکیب دیتے ہیں - بعد ہمارے ذاتی تجربہ اور قابلیت کے متعلق خود حکیم صاحب کی رائے ہے -

> **حکیم نور الدین صاحب کی رائے**
>
> میں تصدیق کرتا ہوں کہ فضل الرحمان میرے تجارب سے واقف اور خوب واقف ہے بعض خطرناک بیماریوں - نفث الدم اور دق میں اس نے بڑی جانفشانی سے علاج کیا اور کامیاب ہوا ہے میں امید کرتا ہوں - کہ اگر وہ تقویٰ سے کام لے گا تو اس کو خود بھی اور اس کے باعث بہت لوگوں کو نفع پہنچے گا - الٰہی میرا یہ گمان سچ ہو - نور الدین

بااینہمہ وعدہ کرتے ہیں کہ مریض کے مفصل حالات آنے پر مولوی نور الدین صاحب کے مشورہ کے بعد نسخہ طیار ہو گا - آپ اگر خدانخواستہ کسی مرض میں مبتلا ہیں تو تجربہ کرکے دیکھ لیں -

مندرجہ ذیل ادویات موجود ہیں

سرمہ زنگاری - آنکھوں کی بہت سی امراض کیلئے مفید خصوصاً جالا - دھند - سبل - ڈھلکا مجرب
سرمہ نور العین - آنکھوں کی اکثر امراض کیلئے مجرب جس میں بڑا جزو ممیرا ہے - قیمت فی تولہ (ٹکے)
آتشک کی گولیاں - قیمت فی ڈبیہ (عہ) **آتشک کی پٹیاں** - فی پتی ۴ **سفوف جریان** (عورت کو ہو یا مرد کو) چندروز کے استعمال سے انشاء اللہ مفید ثابت ہو گا - قیمت فی تولہ (عہ)
سفوف سوزاک - ۲۱ - خوراک قیمت (للعہ) **حبوب باؤ گولا** - یہ گولیاں امراض ہسٹریا (باؤ گولا) میں از بس مفید ہیں - بفضلہ تعالیٰ - قیمت فی ڈبیہ (ہے) **حب طحال** - قیمت فی ڈبیہ (عہ)
کھانسی کی گولیاں - فی ڈبیہ (عہ) **حب ضیق النفس** - فی ڈبیہ (ہے) **مرض اٹھرا کی مجرب دوائی** - یہ دوائی حکیم حاذق مولوی نور الدین صاحب کی کثرت سے تجربہ میں آئی ہے - اس سے صدہا عورتوں کو فائدہ ہوا ہے جن کے بچے بچپن میں اس مرض سے ضائع ہوتے ہیں یہ چند ادویہ ہیں - کچھ گولیاں ہیں اور کچھ خاص قسم کی دم کی ہوئی اجوائن اور فلفل سیاہ ہو گی کل ادویہ کی قیمت (عہ) **کثرت عیاشی اور غلط کاریوں کی وجہ سے ضائع شدہ قوتوں کیلئے تلافی مافات کے واسطے حبوب اور طلا** کی قیمت (للعہ) محصولڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار ہو گا - درخواست میں اخبار کا حوالہ دیں
المشتہر - مفتی فضل الرحمان مینجر شفاخانہ فضل رحمانی قادیان ضلع گورداسپور

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

حب بے بہا - اس کے استعمال سے کمی قوت باہ و دماغ کی کمزوری خون کم پیدا ہونا - بدن کا اکسیر پٹھوں کی کمزوری بھوک کا کم لگنا - دماغی محنت کرنیوالوں کے واسطے حقیقت میں بیبہا ہیں - قیمت دو درجن (عہ)

طلا طلسمی - یہ طلا ان شخصوں کو مفید ہے جو اپنی قوت جوانی کو زایل کر چکے ہیں خواہ کسی بات سے زیادہ کہنا خلاف تہذیب ہے صرف ۷ یوم کے استعمال سے انشاء اللہ بالکل آرام ہوجاتا ہے قیمت ۶ ماشہ (عطر) جو کہ ایک آدمی کے واسطے کافی ہے - اس کا نمونہ نہیں جا سکتا -

نخل مرادلی یہ وہ اعلیٰ قسم کی مٹھائی ہے - جو مشک وغیرہ میوہ جات سے مرکب کرکے طیار کی ہے جو چند روز میں اپنا اثر دکھا کر بدن کو قوی کرکے باہ و دماغ و دل کو از حد قوت بخش کر خون صالح پیدا کرتی ہیں بکس خورد (عہ) بکس کلاں (عاہ) تین روپیہ کے خریدار کو محصول ڈاک معاف -

سرمہ سلیمانی یہ سرمہ امراض چشم کا جانی دشمن ہے جسکے چند روز کے استعمال سے جالا - پھولا دھند - آشوب چشم - پڑبال - آنکھوں سے پانی بہنا - کمی بصارت - ناخنہ وغیرہ کو بہت جلد رفع کرتا ہے آزمایش ضرور کیجئے قیمت فیشیشی ایک روپیہ ۸

سنون دندان درد دنداں - مسوڑوں کا پھولنا - دانتوں کا ہلنا - دانتوں میں کیڑا لگنا دانتوں کا زرد ہوجانا گندہ دہنی کا ہونا غرض اسکے استعمال سے یہ امراض بہت جلد دفع ہوکر دانت مثل گوہر آبدار ہوجاتے ہیں قیمت فی بکس چار آنے -

المشتہر حکیم محمد حسین ولد حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ مطب گڑھ ضلع دہلی

ایک لاکھ پڑیہ تقسیم ہو چکی

اگر ہمارے سرمہ کی ہر شیشی کی مہر پر خاکسار کا ٹریڈ مارک نہ ہو تو جعلی سمجھنا چاہئے
ہر درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں

(سرمہ نور) نزول الماء تک میں فائدہ کیا اور باقی امراض جو کسی قسم کی عینک وغیرہ کا اثر آنکھوں میں اتنا ہو اور لگاؤ اور آنکھیں صاف پھر نہیں رہتا یہ وہ سرمہ ہے جس نے جالا - پڑبال - دھند - غبار - سیل پانی جانا - پڑبال - خارش - موتیابند ابتدائی سرخی ناخنہ وغیرہ چند ہی دنوں کے استعمال سے کھو دیتا ہے سیکڑوں سارٹیفکٹ معززوں و ڈاکٹروں و حکیموں و رئیسوں و عہدہ داروں کے موجود ہیں ایک تولہ سرمہ سال بھر سے زاید کو کافی ہے ایجنٹوں کی ضرورت ہر ملک میں ہے قواعد ایجنسی درخواست آنے پر روانہ ہوں گے دریافت طلب امور کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہئے {سرمہ نور خاکی فی تولہ (عہ) سرمہ سیاہ بصری فی تولہ ۸ آنے}

کمخواب خرچ بالا نشین سوتی سنگی مشجر مربع پختہ رنگ خوش وضع ایسے کہ ریشمی معلوم ہوں مستورات کے واسطے عمدہ تحفہ - جاڑوں میں توشک لحاف کے واسطے پائدار و خوبصورت کپڑا ہے - فی تھان طول ۱۴ گز - ۱ گرہ عرض ۱ گرہ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) فرمایشات وی پی منگانے میں جانبین کا اطمینان - محصول یا روانہ ذمہ خریدار جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام منیجر کارخانہ سرمہ نور کاکوری ضلع لکھنؤ ہونی چاہیئے -

المشتہر محمد اعجاز علی مالک کارخانہ سرمہ کاکوری

ہندوستان میں ایک لاثانی کمپنی

کیا آپکو معلوم نہیں کہ بھارت بیمہ کمپنی لاہور ہندوستان ایک لاثانی ہے مفصلہ ذیل وجوہات سے اسکا کل انتظام دیسیوں کے ہاتھ میں ہے (۲) ان کا سرمایہ دیسی کارخانوں اور تجارت میں لگایا جاتا ہے جس سے اس ملکی تجارت کو فروغ ہوتا اور ملک کو فائدہ پہنچتا ہے (۳) دیسیوں کے ہاتھ میں انتظام ہونے کیوجہ سے اس کمپنی کا خرچ دوسرے غیر ملک کی کمپنیوں کے مقابلہ میں بالکل کم ہے اور اس لئے یہ نہایت مضبوط اور بنیاد پر قایم ہے (۴) جتنے ممبر اس کمپنی کے انتقال کر چکے ہیں انکے پسماندگان کو بلا حیل حجت کے فوراً بیمہ کا روپیہ ادا کیا گیا ہے - چنانچہ تمام پبلک کمپنی کی خوش معاملگی اور حق شناسی سے واقف ہے ایکے علاوہ اور بہی کئی خصوصیات اس کمپنی کو حاصل ہیں جو ہندوستانی باشندہ جو کہ اپنی زندگی کا بیمہ کرانا چاہتا ہے اگر وہ ذاتی اور ملکی وجوہات کو مدنظر رکھیگا تو وہ جان جائیگا کہ اسے اپنی زندگی کا بیمہ سوائے بھارت کے اور کسی کمپنی میں نہیں کرانا چاہئے

آج وقت ہے کہ آپ اس محفوظ ترین کمپنی کے ممبر بنکر اپنے بال بچے اور دیگر عزیزوں کیلئے ایک معقول رقم چھوڑ جانیکا انتظام کریں - ہماری کمپنی کی پراسپیکٹس کا سرکاری مطالعہ آپ کو ہمارے دعوے کی صحت کا قایل کر دیگا ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ لکھکر پہونچانے پر پراسپیکٹس مع فارم آپ کی خدمت میں بذریعہ ڈاک پہونچ جائے گا -

موہن لعل منیجر و ایکواری یا درخواستیں بنام لاجپت رائے ساہنی سکرٹری بھارت بیمہ

سفر میں صبح - شام - دن - رات - گھر میں - باہر جہاں جسوقت چاہو

لگا لگایا پان تیار پاؤ

ہم نے گولیاں ایجاد کی ہیں ایک گولی منہ میں رکھ کر چوسنے - لگا لگایا پان اپنے منہ میں سمجھے تقریباً وہی مزا وہی ذایقہ وہی رنگت بلکہ خوشبو کہیں بڑھ چڑھ کر ان گولیوں میں ہم نے ایسی ادویہ ڈالی ہیں کہ جہاں کہ یہ ہر وقت لگے لگائے خوشبودار پان کا کام دیتی ہیں وہاں بیشمار فوائد بھی ہیں انکے کھانے سے دانت مضبوط ہوتے ہیں دانتوں کی امراض مثلاً پانی لگنا - خون جانا سوجنا درد وغیرہ کو مفید ہیں منہ اندر سے کھینچتے رہیں تو بد ہضمی کو نافع ہیں کھانے کو ہضم کرتی ہیں بھوک کو بڑھاتی ہیں رطوبت بدنی کو سکھاتی ہیں - قبض کشا ہیں قوت باہ کو بڑھاتی ہیں ذایقہ ان کا بہت اعلیٰ ہے جن لوگوں کو پان کھانے کی عادت ہو ان کو سفر میں تکلیف ہوتی ہے اب جہاں جائیں لگا لگایا پان تیار کھا دیں -

ان کا نام پان ہے

المشتہر ٹھاکر دت سرما وید مالک دیس اوپکارک اوشدھالیہ لاہور

کارخانہ عطر فرحت افزا نسیم

فہرست مختصر یہ ہے

اگر آپ کو عمدہ تیل کی ضرورت ہو تو قنوج کے مشہور قدیم کارخانہ فرحت نسیم سے منگوایئے خوش ہوجائیگی گلاب ۶ سے عہ تک - مشک عنبر ۸ سے صہ تک - کیوڑہ ۶ سے صہ تک - بیلہ ست ۶ سے صہ تک - موتیا ۶ سے صہ تک - سپاندار ی ۴ سے صہ تک - حنا ۶ سے صہ تک - خس ۶ سے صہ تک - چنبیلی ۶ سے صہ تک - ناگر تیل فی شیشی ۸

مفصل فہرست منگوانے سے بھیجی جاوے گی -

المشتہر منیجر کارخانہ فرحت افزا نسیم قنوج

کارخانہ احمدی راحت روح عطریات

یہ کارخانہ قنوج میں قدیم ہے بلحاظ تغیرات زمانہ اور کارخانہ کثرت سے ہو گئے ہیں - بلحاظ قدامت اب ۶ سے رترقی دی گئی ہے اور عطر و تیل وغیرہ لوازمات صفائی سے تیار کئے جاتے ہیں اور خوش معاملگی سے کارخانہ انجام دیتا ہے -

ضرور شایقین بطور نمونہ طلب کریں -

راقم محمد عبداللہ و سعد اللہ تاجران عطر قنوج

(الدار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر مالکان کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا)

لطیف یادداشتیں

الحکم کے ناظرین بخوبی جانتے ہیں کہ حضرت مخدوم الملۃ کو ردافض سے سخت بیزاری تھی - اور شیعیت کے ہلاک کرنے کے لئے آپ کو خدا تعالےٰ نے خاص جوش اور طریق عطا کیا تھا - اسلئے آپ ہمیشہ شیعوں کی تالیفات کو جو انکے ہاں معتبر سمجھی جاتی ہیں پڑھا کرتے تھے - اور اس پر نوٹ بھی کر لیا کرتے - انارۃ البصائر شیعوں کی ایک زبردست کتاب ہے اسکے بعض مقامات پر آپ نے یادداشتیں لکھی ہیں اگر آپ کی زندگی وفا کرتی اور موقع ملتا تو ایک عجیب کتاب وہ لکھتے - مگر اللہ تعالےٰ کو جو منظور ہوا وہ ہوا - ایسا ہی اُن کی یادداشتوں میں سے کتاب الحجۃ پر ایک یادداشت آپ نے لکھی ہے جو قرآن کریم کی شان بلند کو ظاہر کر رہی ہے - اس سے معلوم ہو گا کہ قرآن کریم کی عظمت اور محبت کس قدر آپ کے دل میں تھی اسکے لئے کیسی غیرت اور حمیت انہیں دیگئی تھی -

ایڈیٹر

کتاب الحجۃ قلت الیس تعلمون ان رسول اللہ کان هو الحجۃ من اللہ علی خلقہ قالوا بلی قلت فحین مضی رسول اللہ من کان الحجۃ علی خلقہ فقالوا القرآن فنظرت فی القرآن فاذا هو یخاصم بہ المرجی والقدری والزندیق الذی لا یومن بہ حتی یغلب الرجال بخصومتہ فعرفت ان القرآن لا یکون حجۃ الا بقیم - (اقول والقرآن هو القیم بنفسہ کما قال قیما لینذر (الآیۃ کریمہ) فما قال فیہ من شیٔ کان حقا فقلت لھم من قیم القرآن فقالوا ابن مسعود قد کان یعلم وعمر یعلم قلت کلہ قالوا لا فلم اجد احدا یقال انہ یعرف ذالک کلہ الا علیا - فاشھد ان علیا کان قیم القرآن وکانت طاعتہ مفترضۃ وکان الحجۃ علی الناس بعد رسول اللہ -

---

یہ ہے عقیدہ اور مذہب اہل شیعہ کا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کریم حجت اللہ نہیں ہے - اور وہ غیر کافی ہے اور وہ قیم نہیں بلکہ علی رضی اللہ عنہ قیم القرآن ہے اسپر مولانا مرحوم لکھتے ہیں -

افسوس ان احمقوں نے قرآن کریم کی کوئی قدر نہ کی قرآن **حق** ہے اور ایک نظام رکھتا ہے اور خدا سے ہے اور ایک ہی غرض کے لئے آیا ہے اور وہ صراط مستقیم ہے ضرور ہے کہ ایک ہی راہ اس سے ثابت ہو -

وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ -

جسطرح خدا فرماتا ہے وما خلقنا السموات والارض وما بینھما الا بالحق یعنی آسمان اور زمین کی بناوٹ ساری الحق کیطرف اشارہ کرتی ہے اور کوئی بھی ذرہ ذرات کائنات سے نہیں جو دلالت کرتا ہو خدا تعالےٰ کے غیر مقصود پر اسلئے کہ خدا تعالےٰ نے ایک ارادہ قویہ سے انہیں بنایا ہے اب چاہئے کہ خدا کے کام اور اسکے کلام میں تطابق ہو اگر قرآن سے اور راہیں پیدا ہو سکتی ہیں تو وہ خدا کے فعل کے مخالف ہو گا اور اسلئے نعوذ باللہ خدا کا کلام نہ ہو گا - یہ محض غلط بات ہے کہ کوئی باطل فرقہ قرآن سے استدلال کر سکتا ہے اسکے استدلال بعینہ ایسے ہیں جیسے شیعوں نے خواہ نخواہ ساری آیتیں حضرت امیر اور آئمہ پر منطبق کر لیں اور جیسے نصرانی ... توریت کو یسوع پر جماتے ہیں مگر یہ کوئی قوت اور غلبہ کی بات نہیں اور خصام پر غالب آنا نہیں یہ بعینہ ایسا ہی ہے جیسے ایک ہندو نے الم سے رام چندر اور لچھمن نکال لیا تھا اور جیسے ایک مسلمان نے فضول کوشش کی کہ پورانوں اور جوگ وششٹ اور دساتیر سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں نکالے یہ باتیں دانشمندوں کو ظلمت اور اضطراب میں ڈال نہیں سکتیں اسلئے کہ حق وحقیقت ان فضولیوں سے ثابت نہیں ہو سکتی - قرآن کریم نے ہر دعوے کے ساتھ دلایل بیان کئے ہیں جو شخص دعوے کرے کہ میں مفلح مومن اور فائز صالح ہوں اور میں خلیفۃ اللہ اور حجۃ اللہ فی الارض ہوں قرآن نے اس کے صفات وعلامات بھی واضح کئے ہیں انکے اعمال اور نتائج اعمال مقرر کئے ہیں اور والعاقبۃ للمتقین سے ثابت کر دیا ہے کہ دعویٰ میں وہ **صادق** ہے یا کاذب اور کافروں منافقوں اور ظالموں کے بھی علامات مقرر کئے ہیں -

میں کہتا ہوں قرآن کریم ایک ہی راہ کی طرف دلالت کرتا ہے مثلاً الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا -

خدا تعالےٰ لوگوں کو اسوقت بھی اور قیامت تک عظیم الشان ترغیب دیتا ہے کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے ہمت باندھو اور اپنے منافع عاجلہ اور آراموں اور شہوات دنیا اور حبّ جاہ وغیرہ کو جو سفر فی سبیل اللہ سے روکتا ہے یوں ترک کر دو جیسے اس شخص نے ترک کر دیا جو ایک خطرناک گھڑی میں رسول الٰہی کا ناصر بنا فقد نصرہ اللہ میں عظیم الشان اشارہ ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وجود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اسوقت نصر اللہ تھا اسلئے کہ وہ حقیقۃً بہت سے مصائب سے تسلّی وتسکین کا موجب ہوا -

اور خلیفۃ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ معنا سے یہ اشارہ کر دیا ہے کہ **الوہیت** الٰہی کا حقیقی مقتضا ہے کہ تو اور میں کفار کے شر سے بچ رہیں اسلئے کہ الوہیت الٰہی کی خدمت اور اعلا میرے اور تیرے وجود پر منحصر ہے اب یہ خدا تعالےٰ کے کلام کی ایک صداقت ہے اور خدا تعالےٰ کی کام نے عملاً اس کی صداقت ظاہر کر دی اور دکھا دیا کہ کیونکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اس غار سے بچ کر نکلے اور کس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اسلام کے لئے آدم اوّل اور آدم ثانی ہوئے - میرا دعوےٰ ہے کہ قرآن کریم ایک ہی راہ اور **اقوم** راہ کی طرف دلالت کرتا ہے اب یہ ایک واقعہ ہے اور قرآن کریم کے منطوق کی ایک شہادت ہے اور ایک ہی وجود باجود ابو بکر کی ذات پاک کے لئے ہے ہماری یہ حجت نہیں خدا تعالےٰ کی یہ حجت قیامت تک منکرین خلافت صدیق وعزت ووجاہت صدیقی پر ہے - شیعہ بزرگوں کا خیال ہے کہ قرآن **رولا** ڈالنے والی کتاب ہے (نعوذ باللہ) اور اس سے ہر ایک اپنے اپنے مقصد کی بات سیدھی کر لیتا ہے اب میں شیعوں کو کہتا ہوں کہ اس سے اپنے فرضی اور ناکام سلسلہ کی کامیابی نکال دیجئے - اور ان ناکاموں میں سے کسی ایک کو اس کا مصداق تو بنا دیجئے - ودونہ خرط القتاد -

اور پھر قرآن کہتا ہے یرثھا عبادی الصالحون توریت کی پیشگوئی متعلق تھی یہود کے مذہب کی ذلت اور انکے خروج نبوت اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اور آپکے آل یعنی **اتباع** آنے کی یہ قطعی نشانی تھی اور ضرور تھا کہ وہ ارض مقدسہ اسلام میں آجاوے - اسلئے کہ خدا تعالےٰ نے نبوتوں کا مدار اسی طرح کے وعدوں کے تحقق پر رکھا ہے اس خدا تعالےٰ کی عظیم الشان پیشگوئی کو جو یہود کے مذہب کی برکتیں اور اسلام کے بابرکت ہونے میں قول فیصل تھی اور اسلام کی ابدی زندگی اسپر موقوف تھی تاکہ ثابت ہو جاوے کہ جس طرح نئی دین سب انبیاء اسرائیل کی تعلیمات پر حاوی ہو گیا ہے اسی طرح ظاہری طور پر بھی انبیاء اسرائیل اور بنی اسرائیل کی جاگیر یعنی ارض مقدس پر بھی قبضہ پا لیا ہے -

احمق کہتا ہے کہ سلطنتیں اور بادشاہیاں کوئی حقانیت کی دلیل نہیں یہ بات خدا تعالےٰ کی سنّتوں کی ناسمجھی سے پیدا ہوتی ہے -

لعنت - اور خزی اور **عذاب مہین** اور **النار** کا مفہوم ہی کیا ہے اور **الفرقان** بدر کو کیوں کہا گیا ہے - اور اسپر فخر کیا گیا ہے لفظوں اور دعووں میں تو سب راستی پر ہونے کا فخر کر سکتے ہیں خدا تعالےٰ نے اپنے **صادق** اور **موعود** وارثوں اور ولیوں اور محبوبوں کے ساتھ مستمرہ سنّت یہی رکھی ہے - کہ وہ ادعا کے نشوونما کے وقت طرف مقابل کی جسمانیت اور روحانیت پر معناً وظاہراً غالب اور قابض ہو جایا کرتے ہیں -

اب میں کہتا ہوں کہ یہ لازوال فخر قرآن کریم کی عزت رکھنے کا رسول قرآن کی عزت رکھنے کا خدائے قرآن کی عزت رکھنے کا فاتح بیت المقدس **عمر فاروق** رضی اللہ عنہ کو ملا اور اسی کو ملا من دون غیرہ اور قسم بخدائے عزوجل یہ ایسا فخر ہے کہ قیامت تک اسکے سوا کسی کو نصیب نہ ہو گا - ممکن نہیں کہ کوئی شخص کسی نامراد اور ناکام کو بھی فخر دے سکے اور خدا کا کام اسکے منہ پر جوتے نہ لگائے؟ میری روح گواہی دیتی اور **روح القدس** سے بہرہ کر گواہی دیتی ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کی روحوں نے اسوقت **عمر فاروق** پر صلوات وسلام پڑھا - اسلئے کہ وہ گواہی دے چکے تھے اور خدا تعالےٰ کو موثق میثاق کے دے چکے تھے - قالوا اقررنا کہ وہ رسول عربی کے دین کی نصرت کریں گے اور وہ منتظر تھی

کہ کب بیت المقدس کی آبرو مکہ کی طرف منتقل ہوتی ہے اور الحق کو پورا استحقاق ملتا ہے میں علے وجہ البصیرۃ اس بات کو کہتا ہوں کہ بیت المقدس کے فاتح میں تمام ارواح انبیاء کی بروزی طور پر داخل تہیں اور اسکے لب نے فاروق کو مبارکباد دی۔

اور سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ میں صاف اشارہ تہا کہ مسجد حرام کا ذیل مسجد اقصیٰ تک پہونچ جائیگا۔ یعنے اسپر حاوی ہوجائے گا۔ اور اقصیٰ کے لفظ سے یہہ اشارہ بہی ہے کہ اس تمام عالم میں یہ دین پہیل جائیگا۔ جہاں جہاں خدانے ارادہ فرمایا ہے کہ ازلی سعید روح خدا کی عبادت کرے۔ اب خوب غور کرو۔ اور اللہ تعالےٰ کے لئے غور کرو کہ وہ روحانی سیر رسول کریم کی کس بات کی مقتضی یا پیشگوئی تہی اس میں قطعی اشارہ تہا کہ بیت المقدس اسلام کے قبضہ میں آجائیگا۔ اسلئے اس سورۃ شریفہ کا نام بنی اسرائیل ہے اور بنی اسرائیل کو مخاطب کرکے کہا ہے

ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم ویبشر المومنین الذین یعملون الصالحٰت ان لھم اجراً کبیراً وان الذین لا یومنون بالاٰخرۃ اعتدنا لھم عذاباً الیماً ۝

یعنے یہ قرآن ایسی بات بتاتا ہے جو بڑی پختہ ہے یعنے جسپر قوم کے قیام و قوام کا مدار ہے اور اس دعوے کا ثبوت یہ ہے کہ مومن اہل قرآن کے بہرہ اجر کبیر یعنی عزت اور وجاہت اور خلافت کے وارث ہوجائیں گے اور بنی اسرائیل کی نبیوں کی نبوت کے مذاق پر اور ان کی پیشگوئیوں کی تصدیق و تکمیل کے لئے مسجد اقصیٰ کے وارث ہوجائیں گے۔ جو تمہارے باپ دادوں کو وعدہ دیا گیا تہا پر تم اپنی بے ایمانی اور بدعملی کے سبب سے اسکے وارث نہ ہوئے اور یوں اسلام کی حجت توریت کے دین و ملت پر غالب اور پوری ہوجائیگی۔

غرض

قرآن کی سچائی کیلئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معراج کی تصدیق کے لئے بیت المقدس کا ظاہری طور پر فتح ہونا ازبس ضروری تھا اور یہہ فخر عمر فاروق رضی کو ملا۔
مبارک ہو تجہے اے عمر کہ تو نے خدا کی

باتیں پوری کیں۔

اب میں کہتا ہوں کہ اگر قرآن سے کوئی اور فرقہ سند لے سکتا ہے یا تم اس راست باز کے دشمن ہو اسکے خلاف اس میں سے نکال کر تو دکہلاؤ۔ اور ان نامرادوں کے گروہ میں سے کسی ایک کو پیش کرو جسنے یہ علمی فخر لیا ہو۔

ایک ناتمام مضمون

خدا تعالیٰ نے مخدوم الملۃ کے دل میں اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم اور انکی گم شدہ عزت کے بحال کرنے والے موعود کے لئے ایسی غیرت اور جوش دیا تہا کہ وہ جہاں کوئی اعتراض حق پر پاتا سب سے اوّل انکی روح اسکے جواب دینے کے لئے اچہل پڑتی۔

اور جہانتک ممکن ہوتا وہ پورے زور اور جوش کے ساتہہ باطل کا مقابلہ کرتے اور جن جن سوراخوں اور پہلوؤں سے منحوس باطل در آسکتا یا اسکا اندیشہ کیا جاتا انہیں راہوں کو اسپر حملہ کرتے اور اسکا سر کچل دیتے۔ یہہ بہی تجربہ شدہ بات تہی کہ جب انکا کوئی آرٹیکل نکلتا تو مخالف دنیا میں ایک شور مچ جاتا اسکی وجہ یہہ تہی کہ وہ دب کر کبہی باطل سے صلح نہیں کرنا چاہتے تہے بلکہ اسے ایسے طور پر کچلنے کی سعی کرتے جو وہ پہر سر اٹہانے کے قابل ہی نہ رہے

ذیل میں جو ایک نہایت ہی مختصر ناتمام مضمون میں درج کرتا ہوں یہہ ثبوت ہے اس جوش اور غیرت کا جو حق کے لئے آپ کو بخشا گیا تہا۔ اس مضمون پر اگر آپ کو بحث کا موقع ملتا تو سیر کن بحث ہوتی مشیت ایزدی یہی تہی کہ اسکو ناتمام چہوڑ کر عمل جاریہ کے رنگ میں چلدیں! تاہم اس میں بہی جو کچہہ لکہہ دیا ہے اس میں ایک ہی نکتہ ایسا قابل قدر ہے جو آیندہ کیلئے اس بحث کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ ایڈیٹر۔

عصمت استغفار اور ذنب کی حقیقت

جب سے لاہور کے بشپ نے نبی معصوم پر لکچر دیا ہے عام طبیعتیں جوش اور شوق سے اسطرف مائل ہوگئی ہیں کہ مسئلہ عصمت انبیاء کی حقیقت سے واقفیت پیدا کریں بعضوں نے اسپر کسی قدر لکہا بہی ہے مگر مجہے خوف ہے کہ انکی تائید جو نادانی سے پیدا ہوئی ہو اور بہی اس مسئلہ کو دہندلا بنا دینے کی موجب نہ ہو گئی ہو۔ کلکتہ کے ایک مشنری پرچہ میں جسکا نام اپیفینی ہے اور جو کثیر التعداد اور مفت شائع ہوتا ہے بہت دنوں سے ان

رنگ میں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے کئے جاتے ہیں اور سر توڑ کوشش کیجاتی ہے کہ کل نبیوں کو جنمیں ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم شامل ہیں غیر معصوم ثابت کیا جائے گو میں کلام کو درازی سے بچانے اور فہم کے ساتہہ زیادہ قریب کرنے کیلئے ان اعتراضوں کے جواب کے حد سے باہر نہ جاؤں گا جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر کئے جاتے ہیں اور میں اپنی تئیں اس بہاری بوجہہ سے اسوقت سبکدوش سمجہونگا جبکہ ان الفاظ کی حقیقت کو خدا تعالےٰ کے کلام سے اسکے سیاق و سباق اور اس کے اپنے سچے منشاء سے واضح طور پر بیان کروں گا اسلئے کہ دشمن نے انہیں الفاظ کو نیچہ مار کر وہ نتیجہ نکالا ہے جس سے نادانوں کی نگاہ میں نور کے فرشتوں کو تاریکی کے فرزند ثابت کیا ہے۔

متمدن اور مذہبی دنیا میں دو قوموں نے ان باتوں پر سخت توجہ کی ہے اور جہانتک انکی زبان اور قلم میں زور تہا خدا کے کل راست بازوں کو آدم سے لیکر آخر تک تباہ کار اور بدچلن ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جسطرح ایک زیرک اور زکی موجد رات دن دماغی طاقتوں کو جلا دینے میں لگا رہتا ہے اور مصنوعات قدرت کے میدان میں ایک اہتک سرگردان کیطرح ادہر ادہر دوڑتا پہرتا ہے کہ کوئی نئی بات پیدا کرے جو ابنائے جنس کو مفید ہو اسی طرح بلکہ اس سے بہی زیادہ دو قوموں نے قدسیوں کے عیب برآری اور عیب شماری میں انتک کوشش کی ہے بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ جس طرح ایک شیدائی جناب ایزدی خداوند کریم کے نام کے ورد میں نہ رات کی سنسان گہڑیوں میں تہکتا و نہ اکتاتا ہے اور نہ دن کے مشغلوں کی بہری ہوئی گرمی ہنگامہ اسے خدا کی طرف سے اپنی طرف کہینچ سکتی ہے۔ اسی طرح بلکہ اس سے بہی زیادہ دو قومیں خدا کے برگزیدوں اور مسموحوں کی بدگوئی اور خورده گیری میں خوش وقت ہوتی ہیں۔ اس مقام پر ایک اہل دل گہبرا جاتا اور دل کو پکڑ لیتا اور اس مشکل کے حل کرنے سے اسکے ناخن دانش عاجز ہو جاتے ہیں کہ انسانی فطرۃ کو یہ کیسا زنگ اور داغ لگ گیا ہے جسنے اسے غایت آفرینش پر پہنچنے اور کمال انسانی کو حاصل کرنے سے محروم کر دیا ہے۔ نکتہ چینی اور عیب شماری سخت تلخ کام ہے اور فطرۃ انسانی اصلاً ایسی نہیں بنائی گئی کہ اس ناگوار شغل کو مجرب بالذات سمجہے اور اس شغلہ سے تموّج اور وفا ناپسند کرے۔ پہر یہ کیسا قابل نفرت جذام ہے جو لگ گیا ہے حقیقت میں کسقدر حیرانی اور افسوس کی بات ہے کہ عیسائیوں اور شیعوں ڈ کس

راہ پہ قدم اٹہایا اور کس بات کو مذہب حق اور ایمان سمجہا ہے۔ ان دونوں قوموں کے ایمان کی جان اور ان کے مذہب کی زندگی اور ان کے کل کاروبار کا دارمدار اس پر ہے کہ خدا تعالےٰ کے قدوسیوں کو گناہ گار اور حرام کار ثابت کیا جاوے۔ سبحان اللہ ان مذہبوں کا شہتیر کیا ہی خوب ہے اور ان کی دیوار کی چٹان کیا ہی عجیب ہے کہ اگر خدا تعالےٰ کے بزرگ اور راست باز نبی اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل الانبیا قدوس اصحاب بدکار اور ناہنجار ثابت ہوں تو یہ مذہب سچے اور اسصورت میں انکا قیام و قوام ہے اور اگر وہ برگزیدے پاک باز اور بے عیب ثابت ہوں تو ان مذہبوں کا شہتیر ٹوٹ گیا!!!

(یہہ مضمون اسی قدر لکہا گیا تہا لیکن اس کیساتھ ملتا ہوا ایک ٹکڑا میں انکی آخری ناتمام تصنیف سے اسجگہ دینا ضروری سمجہتا ہوں جو مناسب موقع ہے۔ (ایڈیٹر))

شیعان پاک کے عقائد اور ان کے پاک دلونکی پاک باتیں۔ انکے حالات اور عقائد اور اقوال کو دیکہکر ایک محقق کو سخت مشکل پیش آتی ہے کہ ان کو زیادہ عقلمند معقول پسند تسلیم کرے۔ یا نصاریٰ کو۔ نصاریٰ کل نبیونکو بدکار گنہگار نا شدنی سے ناشدنی افعال کے مرتکب ہی مانتے ہیں۔ اور باایں ہمہ یہ نہیں دکھاتے یا دکھا نہیں سکتے کہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی سزا اونہیں کیا ملی۔ گناہ تو ایک زہر ہے جسکا کہانا انسان کے صحیح جسم میں روحانی جذام کے خواص پیدا کر دیتا ہے جس طرح ظاہری جذام سے اعضا سڑنے اور الگ ہونے شروع ہوجاتے ہیں اسی طرح گناہ کے جذام سے خدا تعالیٰ سے تمام تعلقات انسان کے کٹ جاتے ہیں۔ دنیا میں یہ نظارہ ہم ہمیشہ دیکہتے ہیں کہ ہر ایک قسم کی بدکاری۔ بدچلنی اپنے ساتہہ ایک لعنتی داغ رکہتی ہے جو انسان کی پہلی صحیح راستبازی کی حالت کے خلاف ایک الگ اور نئی منحوس حالت پیدا کر دیتی ہے۔ انسانی معصیت اور اطاعت اپنے بزرگوں اور مطاعوں کی نسبت دو جدا حالتیں پیدا کرتی ہے یہ عجیب تعریف گناہ کی ہے کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں ایک شخص گنہگار بہی ہو اور وہ تمام انعام اور فضل بارش کیطرح اسپر برسیں جو ضرور تہا کہ اعلیٰ سے اعلیٰ اطاعت کا ثمرہ ہوتے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام میں اپنے برگزیدہ بندوں کی جو صفات اور علامات اور آیات بیان فرمائی ہیں اور اپنے کلام کے واسطے سے جو نصرت اور بزرگی اور بڑائی کسی شخص کو دی ہے ان سب امور کا مجموعہ انبیاء کی پاک ذات کو دیتے ہیں نصاریٰ کا یہ فرض تہا کہ اول گناہ کی تعریف اور اسکے اقسام کی تحدید کرتے پہر ان ثمرات ...

(اس سے آگے پڑھو صفحہ ۲ کالم ۲)

حصۂ نظم

حضرت مخدوم الملۃ رضی اللہ عنہ نے ایک ذوق پسند طبیعت اور فطرت پائی تھی۔ اور اسکے ساتھ ہی آپ کو شعر و سخن کا مذاق بھی خوب تھا۔ اوائل عمر میں اردو فارسی میں اکثر شعر کہا کرتے تھے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ آپ کے کلام میں بگڑی ہوئی شاعری کا کوئی نمونہ پایا نہیں جاتا۔ بلکہ اسمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت اور قرآن کریم کے اعجاز کا ذکر موجود ہے جس سے آپ کی پاکیزہ فطرت اور حلاوتِ ایمان کا پتہ لگتا ہے۔ مفصل بحث آپکے شاعرانہ مذاق پر آپ کی **لائف** میں انشاء اللہ کرونگا۔ اس مقام پر مجھے آپ کا کچھ کلام درج کرنا مقصود ہے۔ یہ میں ایک سال پہلے ظاہر کرچکا ہوں کہ مخدوم مرحوم **صافی** تخلص کرتے تھے جو آپ کی **صفائی دلی** کی دلیل ہے۔ فارسی۔ اردو۔ عربی میں شعر کہہ لیتے تھے اور میں تینوں کا نمونہ دکھاؤں گا۔ ایڈیٹر۔

قصیدہ در نعت سرورِ کائنات سیّد موجودات احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

عندلیبِ نو گرفتارم نوا ہا میزنم
بے گل روئے کسے یا ہو دیا ہا میزنم

کس مپرس ہم ناتواں افتادہ در کنج خمول
بہ فراقِ دوستاں بانگِ دریغا میزنم

بعد ازیں خواہم زنم چاکِ گریبانِ تیو
سرد ہم زیں جاؤ پے در کوہ دورہا میزنم

از سرِ دو قبولِ اہلِ عالم بگذرم
حرف سرّی با دلِ دیوانہ آسا میزنم

من نمیدارم دماغ صحبتِ ایں سگدلاں
گوشہا کرشد سرودِ راز تنہا میزنم

پیش ہر دوں ہمتے کے سر فرو دارم کہ من
ننگ بملک و دولتِ کاؤس و کسریٰ میزنم

غرقِ بحرِ وحدتم از شرکت کثرت بری
کوس فی دلقی سواہ سرّاً و جہرا میزنم

آں ہمائم کاشیاں دارم برون از شش جہت
بال پروازی بجامِ عرش والا میزنم

بہر ہر بومے وزاغے دام کے مے گسترم
منکہ در لاہوتیاں نخچیر عنقا میزنم

لن ترانی گشتہ مہماز سمندِ سرکشم
ہم چنیں گلبانگ ارنی کوئی سینا میزنم

خامشی از حد گذشت اکنوں شکیبائی نماند
ہاں کجا مرد نبردی رعد آوا میزنم

شیوہ ام دست گریباں باکسے بودن نبود
خفق دل بسیار شد زاں حرف بیجا میزنم

خیرہ گرددیدۂ خفاش طبعان زماں
چوں بعالم ہمچو خور برق تجلی میزنم

خدمتے یاران خودرا الحل جو ہر میبرم
مشتِ خاشاکے خسے در چشم اعدا میزنم

منکہ راز صلح کل در چار سو دادم بروں
اینچہ بے آہنگ ساز بے سر و پا میزنم

راستے میگویم کہ در ایوانِ جنّت شکِ خود
یار و دشمن را صلائے اندروں آ میزنم

رستگاری نیست چوں زیں کشمکش انگیز دم
کف بدامانِ حق تعالےٰ میزنم

متکائے الّقا از افتخارِ نعتِ تو
لاف پیشے بر ہمہ اقران واکفا میزنم

جز تو چوں حرفِ غلط از لوحِ دل حک کردہ ام
بیتو از جوش ہراشک امواج دریا میزنم

در خیال سرو قدت لے مرادِ خاطرم
کو بکو گلبانگ کو کو مثلِ ورقا میزنم

تو جہاں افروز نورے کز جلال ذاتِ او
داغ ظلمت ذرہ بر خورشید رخشا میزنم

خاتم الانبیاء رسولے کز کمال شرعِ او
خط تنسیخے بر سر جملہ صحفہا میزنم

حلقہ در گوش و فدائے سنّتِ پاکش کرام
پشت پائے بر سر تقلید آبا میزنم

تاصراطِ مستقیمہ راست در خاطر نشست
خندہ بر کجروہائے جلیپا میزنم

خاطرے دارم تولّا زادۂ اصحاب او
بر سر اعدائے شاں سنگ تبرا میزنم

گوشۂ چشمی ز تو صافی ہمیدارد امید
ملتے شد حلقہ بر باب معلٰی منزم

(۱۵- ستمبر ۱۸۹۲ء تحریر شد)

ولہ

(انتخاب از اردو)

(خطاب بہ نصاریٰ)

اے عزیزو ذرا انصاف کی آنکھیں کھولو
کب تک آنکھوں پہ جانبداری کا غشاوہ ہوگا

کیوں ہو تم شیفتہ اس ابیض نورانی کے
ثمرہ اس زر کی محبت کا فنکوئی ہوگا

کام لو چشمِ بصیرت سے تامل تو کرو
اعمیٰ اس جا جو رہا واں بھی وہ اعمیٰ ہوگا

محشر کے متعلق

جبکہ ہنگامہ بپا ارض و سما کا ہوگا
ناگہاں شور عجب خلق میں برپا ہوگا

شدتِ حرقتِ خورشید یہاں تک ہوگی
مثل دریا کے وہاں بہتا پسینہ ہوگا

فرط دہشت سے پھریں مثل سُکاریٰ مردم
لرزہ اندامیوں پہ اک قہر و بلا کا ہوگا

مرضعہ بھولیگی واں طفل رضیع کو اپنی
باپ بیٹے سے وہاں کرتا کنارا ہوگا

ایسے میدان جگرتاب میں بتلائے کوئی
کس کا دہشت سے کلیجہ نہ دھڑکتا ہوگا

نفسی نفسی سبھی بولیں گے نبی و مرسل
کون اسوقت میں واں اُمّتی کہتا ہوگا

صاحبِ درجۂ مقبول و مقامِ محمود
وعدہ ان یبعثک ربک پورا ہوگا

پکڑو جلد سے بس اس پاک نبی کا دامن
عاصیو سر پہ تمہارے یہی سایہ ہوگا

شدتِ عطش سے ہو جبکہ زباں کانٹے سی
حوضِ کوثر پہ لئے کاس وہ آتا ہوگا

خوش ہو لے اُمّتِ احمد تمہیں ڈر کیسا ہے؟
حضرت احمد مرسل سا شفیعا ہوگا

صافی جب جانونگا انجام میرا خوب ہوا
مرتے دم منہ سے اگر کلمہ نکلتا ہوگا

مخدوم الملّۃ کا ایک خطبہ

(جو ۱۲- اکتوبر ۱۹۰۰ء کو آپ نے پڑھا)

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۞ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ۞ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۞ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۞ وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا ۞ إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۞

اور ان لوگوں نے کہا کہ رحمٰن نے بیٹا بنایا ہے تم نے تو ایسی بُری اور بڑی نامناسب بات کہی ہے کہ قریب ہے اس سے آسمان پھٹ جاویں اور زمین شق ہو جاوے۔ اور پہاڑ چور چور ہو کر گر جاویں۔ اسبات سے کہ رحمٰن کے لئے بیٹا پکارتے ہیں۔ رحمٰن کی شان نہیں کہ بیٹا بناوے اسلئے کہ آسمان و زمین میں جو کچھ ہے وہ اسکے بندے ہیں اور بندہ ہونے کی حالت میں اسکے حضور حاضر ہونے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب میں یہ آیتیں ایک عقیدے کی نسبت بڑی غور کی قابل ہیں آسمانوں کا پھٹ جانا زمین کا پارہ پارہ ہونا اور پہاڑوں کا چور چور ہو جانا کوئی معمولی اور چھوٹی سی بات نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں یہ نہایت ہی مکروہ اور قبیح فعل ہے جس سے اسقدر شدید غضب اللہ تعالیٰ کی ذات میں پیدا ہوا۔ اور اسکے اظہار کے لئے ان کلمات کو اسنے استعمال کیا۔ قرآن مجید کو غور سے پڑھ جاؤ اسمیں کسی عقیدہ کی نسبت ایسے خوفناک الفاظ نہیں بولے گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایسا عقیدہ ہے جس سے زمین لعنتی ہو جاتی ہے۔ یہ عقیدہ عیسائیوں کا ہے جنہوں نے مسیح کو جو خدا تعالےٰ کا عاجز بندہ ہے خدا کا بیٹا اور خود خدا بنایا۔ اس عقیدہ میں ضرور ہے کہ کوئی امر ایسا ہو کہ اس سے خدا تعالےٰ کا غضب بھڑکے۔

اصل بات یہ ہے کہ خدا کی ذات بے نیاز ہے اس سے کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بناوے کیونکہ اس کے حضور سب ذلیل ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی عیسائی موجود تھے۔ اور انکا یہ عقیدہ بھی تھا

لیکن اسوقت اس عقیدہ کی ایسی خرابیاں اور اس کے متعلق ایسا تعصب نہ تھا کہ ایسا غضب الٰہی پیدا ہوتا جس طرح یہ دوسرے بُت پرست بُت خانوں میں لنگ اور گنیش کی پوجا کرتے ہیں اسی طرح پر کیتھولک قوم کی حالت تھی - پھر اس قدر غضب کا جو خطرہ بیان کیا ہے کہ آسمان پھٹ جاویں - اور پہاڑ چور چور ہو جائیں - اس سے صاف طور پر پایا جاتا ہے کہ خدا کے کلام میں اس مذہب کے حقیقی فتنہ کی ایک پیشگوئی ہے - جو وقت وہ پھیل جاوے گا تو اسوقت غضب الٰہی اسی طرح پر بھڑکے گا - کیونکہ اس کے ضرر عام ہو جائیں گے - اور خدا تعالےٰ کے راستبازوں اور قدوسوں کی سخت توہین - اور تذلیل کیجاوے گی - اور ہر قسم کی بدیاں اور بدکاریاں شیر مادر کی طرح حلال سمجھ لی جاویں گی پس یہ بالکل سچی بات ہے کہ اس آیت میں اس زمانہ اور وقت کی پیشگوئی ہے جب اس خطرناک عقیدہ کی طرف عام میلان اور رجوع ہوگا اور اس کے مضر نتائج پیدا ہونے لگینگے میں سچ کہتا ہوں اور تاریخ اس امر کی شہادت دیتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اس دشمن اسلام عقیدہ کو سر اُٹھانے کی طاقت اور توفیق نہ تھی آپ کی پُر شوکت سیفی طاقت کے آگے یہ بالکل دب گیا ہوا تھا - اور کوئی غیر مذہب اسلام کے بالمقابل اس دریدہ دہنی سے حملہ نہ کر سکتا تھا - جیسے آج حالت ہو رہی ہے اُسوقت نہ عیسائیوں کو یہ حوصلہ اور ہمت تھی اور نہ یہود کو اور نہ دوسرے مشرکین اور کفار کو - اسلام کی قوت اسکی شوکت اور طاقت سے سب مغلوب تھے یہانتک کہ قیصر کی سلطنت کو بھی مٹا دیا اور کسریٰ کے عہد حکومت کا خاتمہ کر دیا اور یہودیوں کی شریر قوموں بنو نضیر اور بنو قینقاع کو بھی نیست و نابود کر دیا اور **اسلام** عام طور پر پھیل گیا تھا - پھر **فاروق اعظم** رضی اللہ عنہ کے عہد میں تو اور بھی شوکت کا ظہور ہوا - اور شام کی سرزمین میں بھی اسلام کا جھنڈا گاڑا گیا - پھر بنو امیہ بنو عباس کی سلطنت کے دنوں میں اور بھی سکہ اسلام کا بیٹھ گیا بلکہ اب تک بھی ان جگہوں میں اسلام ہی کی سلطنت ہے - پس وہ وقت ہرگز نہ تھا کہ اسلام - رسول کریم اور اللہ جلشانہ کی بے ادبی کریں - اور اسلام کی تردید میں وہ کوشش اور سعی کریں جو آج کر رہے ہیں تاریخ بتلاتی ہے کہ شروع اسلام سے لیکر گیارہ ساڑھے گیارہ سو برس تک بھی اس قسم کی باتیں ہنوز پیدا نہیں ہوئی تھیں کہ ایسے غضبناک آتشیں الفاظ کے ظہور کے وقت آتا -

اب یہ امر بالکل صاف ہے کہ یہ ایسے وقت کے لئے پیشگوئی ہے جبکہ مسیح ابن اللہ کے متعلق بڑا غلو ہوگا اور اسکی ابنیت کے لئے ہر قسم کے حیل اور تجاویز کو عمل میں لایا جاوے گا - اور اس عقیدہ کی اشاعت اور ترویج کے لئے خاتم النبین اور کتاب اللہ اور اللہ کی ذات کو اور تمام نبیوں کی بے عزتی کی جاویگی جس سے ہر قسم کی خرابیاں اور فسق و فجور کی ایک رو بہ نکلے گی اور اسی سیلاب میں بڑے بڑے درخت اکھڑ جائیں گے - اور وہ زمانہ جسکی نسبت یہ پیشگوئی ہے ذرا سے غور سے ہم شناخت کر سکتے ہیں کہ وہ یہی زمانہ ہے کیونکہ اسپر کوئی حجاب اور پردہ نہیں وہ یہی دن ہیں - دیکھ لو کہ اس اعتقاد کے لئے کہ **مسیح ابن اللہ** ہے کس قدر زور دیا جاتا ہے سمندر کے پانی کی طرح زر کو بہایا جاتا ہے - کوئی منصوبہ اور تجویز انسانی خیال اور طاقت میں نہیں آسکتی - جو اختیار نہیں کی جاتی - دنیا کے دوسرے حصوں کو چھوڑ دو - اس ہندوستان اور خصوصاً پنجاب میں جو جو کارروائیاں مشنری کر رہے ہیں وہ کوئی چھپی ہوئی نہیں ہیں - اور میں یہ بھی دعوے سے کہتا ہوں کہ سب سے زیادہ اثر اس عقیدہ کا اسی ملک پر پڑا ہے - ورنہ ولایت میں تو خود عیسائی اس عقیدہ سے بیزار ہوتے جاتے ہیں - لیکن اس ملک میں بڑے غور سے دیکھو اس عقیدہ کا کیا اثر پڑا ہے خدا تعالےٰ کی صفات کا حیا اس سے تعلق شدید خدا کے رسولوں کی عزت اور حرمت ان سے محبت اور وداد انکی اتباع کا شوق - پاک دامنی - عفت - خویش معاملگی کس طرح اٹھ گئی ہے - وہ لوگ جو لا الٰہ الا اللہ کہنے والوں کے گھروں میں پیدا ہوئے تھے انہیں سے کتنے ہی مرتد ہو گئے - پھر کتنے ہی سادات کے فرزند - حسنین سے نسبت رکھنے والے مغلوں کے فرزند اور فاروقی اور صدیقی خون کے نام لیوا جنہوں نے اسلامی غیرت اور حمیت اور **محمد رسول اللہ** کو وراثت میں لیا تھا وہ اب کھلے بندوں بڑی بے باکی اور بے حیائی کے ساتھ کوئی کپکپا دینے والا لفظ نہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں نہیں بولتے - !!

اہ ! ایک وہ وقت تھا کہ اگر ایک بھی مرتد ہو جاوے تو قیامت کا واقعہ ہو جاتا تھا - لیکن اب لاکھوں تک تعداد پہنچ گئی اور ہم ہیں کہ اس سے محض بے خبر اور اگر بے خبر نہیں تو بے پرواہ ہو رہے ہیں - پھر ان مرتد ہونے والوں نے کثرت کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک اور توہین میں کتابیں لکھی ہیں - ان کے وعظ کا مضمون ان کی تحریروں کا موضوع خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات پاک ہے - جسکی وجہ سے ملائکہ کو دکھ پہونچا اور زمین نجاست اور لعنت سے بھر گئی - پھر اس عقیدہ کا یہ اثر بد ہوا کہ اباحت پھیل گئی - اور زنا - شراب - بے حیائی - بے باکی اور ہر قسم کے فسق و فجور کی وہ کثرت ہوئی کہ کسی زمانہ میں اسکا نشان نہیں ملتا -

غرض

یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ کوئی ایسی بدی ہے کہ جبر اللہ تعالےٰ کے کلام میں ایسی غضبناک آیتیں بولی گئیں اور یہ ایسی بدی کیوں ہے ؟ اسکی جڑ یہی ہے کہ مسیح کو خدا کا بیٹا بنا کر جو نتیجہ نکالا گیا ہے اور اس سے جو فائدہ حاصل کیا گیا ہے وہ نہایت ہی خطرناک اور زہرہ گداز امر ہے - یعنی اس مسئلہ کی بنا پر کفارہ کا لغو اور جھوٹا مسئلہ تراشا گیا ہے - اور یہ وہ مسئلہ یا عقیدہ ہے جس میں تقویٰ - طہارت - نیکی کرنے اور بدی سے بچنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی - اور جس کے ماننے سے اگر انسان بالکل حیوانوں کی زندگی بسر کرے تو کوئی خوف اسکو روک نہیں سکتا - میں سچ کہتا ہوں کہ یہ مسئلہ تمام بدیوں کا منبع اور تمام فسق و فجور کا چشمہ ہے - اعمال صالحہ کی جڑ اس سے کٹ جاتی ہے کیونکہ اگر اعمال صالحہ کی ضرورت ہے تو پھر کفارہ کی کوئی حاجت نہیں اور اگر کفارہ درست ہے اور پھر اعمال صالحہ - تقویٰ اور طہارت بے کار اور بے سود ٹھہرتے ہیں بہر حال اس میں کوئی کلام اور شبہ نہیں کہ اس مسئلہ کے ماننے سے بڑی بے باکی - دلیری اور جرأت گناہوں پر ہوتی ہے یہ جڑ ہے اس امر کی جو خدا کی مجید اور حمید کتاب میں اس عقیدہ کی نسبت یہ لفظ بولے گئے کہ

تکاد السمٰوات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا ان دعوا للرحمٰن ولدا ۵

یعنے قریب ہے کہ آسمان پھٹ جاویں اور زمین شق اور شگافتہ ہو جاوے - پہاڑ چور چور ہو جائیں اس بات سے کہ مسیح کو رحمان کا بیٹا قرار دیا ہے -

میں نے پہلے بھی کہا ہے اور اب بھی کہتا ہوں کہ اس امر کو خوب یاد رکھو کہ قرآن شریف جیسی حکیمانہ کتاب میں ایسے خطرناک الفاظ اسی لئے استعمال ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا - اور یہ بات اسکے علم میں تھی کہ اس ابنیت مسیح کے عقیدہ کی بنا پر سخت گندگیاں - ناپاکیاں زناکاریاں - اور فسق و فجور پھیلے گا - زمین خطرناک بدکاری سے بھر جائے گی جس سے قریب ہے کہ آسمان ٹوٹ پڑے - اہ ! اسی عقیدہ کی بدولت تمام راستبازوں کو چور ڈاکو اور رہزن قرار دینا پڑا - یہانتک کہ خدا تعالےٰ کے پاک نبیوں میں سے کسی کو معاذ اللہ - زانی کسی کو بدکار اور کسی کو قاتل ٹھہرایا - لیکن یہ فتنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت نہ تھا بلکہ اسکا وقت اب آیا ہے جب کہ اس ناپاک عقیدہ کا غلبہ ہو گیا - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جب یہ وحی اتری ہوگی تو آپکو اس کے تصور اور خیال سے کسقدر صدمہ ہوا ہوگا لیکن اس کے ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے بشارت دی کہ تیری ہی امت اور تیری روحانی موریثت اور تیرے غلاموں میں سے ایک شخص کو کھڑا کروں گا جو **یکسر الصلیب** اور **یقتل الخنزیر** کا مصداق ہوگا - صلیب کو توڑیگا یہ لفظ بھی بتاتا ہے کہ اسوقت صلیب کا بڑا غلبہ ہوگا اور اسی کا اشارہ اس آیت میں ہے جو میں نے پڑھی ہے - اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پہاڑوں - سمندروں - ٹیلوں - ٹیلیوں پر اور ہر محسوس چیز پر غلبہ ہوگا - اور اسکی وجہ سے زمین نجاست سے بھر جائے گی - یہانتک کہ گردیوں تک یہ شور پہنچیگا - ایسی حالت اور وقت میں اللہ تعالےٰ ایک مزکی نفس کو بھیجے گا - اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگین ہو کر آئیگا - اور وہ نفس اور شہوت کی طرف جھکنے والوں کو جنکا قبلہ پیٹ اور فرج ہوگا ان کو قاطع براہین سے سمجھا دیگا کہ بدیوں کی جڑ یہی مسئلہ ہے -

اب اس ترتیب کو خیال کر کے سمجھ میں آسکتا ہے کہ اسکی قدر کیا ہوگی ؟ یہ سچی بات ہے کہ ہر شخص کی قدر و منزلت اسکی خدمت کے لحاظ سے

ہوتی ہے۔ عیسویت کی بدی عمواس نیت پر غور کرنے سے سمجھ میں آسکتی ہے اور پھر جب انسان اس امر پر سوچے کہ تمام نبی دجال سے اپنی امتوں کو ڈراتے آئے ہیں تو اور بھی صفائی ہو جاتی ہے اور وہ وہ لوگ ہیں جو سچ کو جھوٹ سے ملاتے ہیں۔ اب سوچو کہ وہ کیا فتنہ ان نبیوں کو دکھایا جاتا ہوگا جو اسے دیکھ کر ان کا رنگ زرد ہو جاتا ہوگا وہ کیا بات تھی کہ فرداً فرداً ڈراتا آیا۔ پھر یہ دیکھو کہ ہر ایک نبی نے کہا کہ آخری دنوں میں ایک شخص ہوگا جو خدا کے کھوئے ہوئے جلال کو بحال کریگا اور قدوسیوں کا انتقام لے گا۔

اس عیسائی قوم نے خدا کا بیٹا تجویز کر کے کفارہ کی بنیاد رکھی اور پھر آدم سے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک تمام قدوسیوں کو (معاذ اللہ) حرامکار ثابت کیا کوئی نبی اور راستباز اُنکی زد سے نہیں بچا جسکو چور بدکار ڈاکو نہ کہا ہو۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین

ان حالات کو دیکھ کر اور ان باتوں کو سنکر زمین کانپ اٹھی ہے کیا کبھی کسی حرامکار اور بدکار کو تائید الٰہی اور نصرت نبوت مل سکتی ہے؟ کبھی نہیں۔ اس قسم کے ظلم اور زور سے جب زمین چلا اٹھی تو اللہ تعالے نے اپنے وعدہ کے موافق ایک شخص کو منتخب کیا جو ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا انتقام لینے والا تھا۔ جسکے لئے مقدر تھا کہ وہ اس شرک عظیم کے بت کو پاش پاش کرے اور جو نبیوں کی زبانوں پر اپنے کام اور منصب کے لحاظ سے میکائیل کہلایا۔ اور کان اللہ نزل من السماء کا مصداق ٹھہرا۔

اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہانتک فرمایا کہ وہ آنے والا ایسا ہوگا کہ اس کا نام میرا نام ہوگا گویا وہ محمد و احمد ہوگا۔ یہ شدت تعلق کیطرف اشارہ تھا۔ اور اس کے معنے یہ تھے کہ آنے والا اپنے محبوب مقتدا و مولا کی اطاعت اور محبت میں ایسا فنا اور گم شدہ ہوگا کہ کوئی مغایرت باقی نہ ہوگی مگر افسوس کم سمجھوں نے اس سے ٹھوکر کھائی اور غلط راہ پر چل پڑے۔ یہی راز ہے جو مہدی کی حدیثوں کے متعلق آئی ہیں اسکی تعبیر اسکے کام کے لحاظ سے کی گئی تھی مگر سمجھنے والے کم نکلے۔

میں تمہیں توجہ دلاتا ہوں کہ ان سب باتوں کو جمع کرو اور پھر ان پر غور کرو۔ تو تمہیں معلوم ہوگا کہ آنے والا کس شان کا بزرگ ہے۔

پھر ایک بات اور قابل غور ہے یہ بھی اللہ تعالے نے فرمایا ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ یعنے اللہ تعالے نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اسے کل ادیان پر غالب کر دے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شریعت کی تکمیل کر دی اور اب ایک نکتہ یا شعشہ اس سے کم یا زیادہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن تکمیل اشاعت ہدایت اور اسکا اظہار علے الملل مقدر کیا گیا تھا مسیح موعود کے وقت میں اب دیکھو کہ اس وقت کل مذاہب جمع ہو گئے ہیں اور تمام عقیدے باہر نکل آئے ہیں اور راستوں کی سہولت اور آمد و رفت کے ذرائع کی آسانی اور اشاعت کے سامانوں کا بہم ہو جانا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ اب وہ آنے والا آئے جو اسلام کو غالب کرے۔ کیونکہ ان مذاہب کا نکل آنا بالطبع تقاضا کرتا ہے کہ آنیوالا آجاوے۔

ان سب امور کو مدنظر رکھکر جب میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک سلسلہ قایم کیا ہے تو میرا دل خوشی سے بھر جاتا ہے اور بال بال ذوق سے سرشار ہو جاتا ہے کہ خدا نے ہمیں موقع دیا کہ ہم نے اس سلسلہ کو پالیا۔

عزیز! دوستو! یہی وہ مبارک سلسلہ ہے جو تم نے پایا۔ اور یہی وہ مبارک وجود ہے جو تم میں موجود ہے جسکے ہاتھ پر تم نے بیعت توبہ کی ہے۔ دیکھو! تم "عظیم الشان نعمت کو پا" اور تمہیں وہ چیز دی گئی ہے۔ جس سے تمہارے باپ دادا محروم گئے۔ اور وہ انتظار کرتے رہے خدا کا شکر کرو اور اس نعمت کی قدر کرو۔

غور کر کے دیکھ لو کہ اسلام کی حجت اس نے ادیان باطلہ پر کس طرح قایم کی ہے۔ برہموؤں۔ آریوں۔ سکھوں اور دوسرے تمام مذاہب کو کس طرح اپنے آسمانی حربوں سے کچل ڈالا ہے اور اس فتنہ کو جس کیلئے وہ خصوصیت سے مبعوث ہوا ہے۔ پاش پاش کرنے کے لئے جو حربے اس نے چلائے ہیں اسکی نظیر کوئی پیش ہی نہیں کر سکتا۔

یورپ اور امریکہ میں جہاں اسکے مخدوم اور متبوع سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خبر اور تبلیغ نہ پہونچی تھی اسنے ان بستیوں اور بلاد میں اسکی منادی پہونچا دی۔ میں سچ کہتا ہوں کہ یہ وہ شخص ہے کہ زبان اسکی تعریف سے لال ہے اور فہم اسکے مرتبہ اور مقام کے سمجھنے سے عاجز ہے۔ عقل ہی ہے جو اسکے مقام اور رتبہ کو خوب جانتا ہے۔

آدم سے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک اور پھر آج تک کے اہل کشف اور الہام کو اسکے مرتبہ اور عظمت پر اسنے مطلع کیا پھر کون ہے جو اسکے رتبہ کی تحدید کر سکے کوئی زبان اور قلم نہیں جو اسکا رتبہ بیان کر سکے یا لکھ سکے اس میں اگر شک ہو تو عدم معرفت کی دلیل ہوگی۔

میرے دوستو! خدا کا شکر کرو۔ کہ اپنے وقت میں اسنے تمہیں پیدا کیا اور توفیق شناخت عطا کی۔ میں سچ کہتا ہوں کہ ہم میں سے جو زندہ رہا وہ دیکھ لیگا کہ خدا تعالے اسکے مقام کو کس طرح پر ظاہر کرتا ہے۔ میں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ اسکے رتبہ اور مقام کی معرفت آسان امر نہیں اور میں یہ مبالغہ نہیں کرتا۔ میرا ایمان یہی ہے کہ اس کی تعریف میں مبالغہ ہو سکتا ہی نہیں جسقدر بھی ہم بیان کریں وہ کم ہے۔ میری روح بولتی ہے کہ جسقدر تمجید میں کروں یا اور کریں وہ اسکے بیان کرنے میں شرمندہ ہیں۔ اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ کیا قرآن کریم کو اس نے زندہ کیا اور اسلام کو زندہ کیا۔ تقویٰ اور طہارت کو اسنے زندہ کیا۔ قرآن کریم کی ہتک اور نبیوں کی ہتک کا اسنے انتقام لیا۔ کروڑوں اور اربوں انسانوں میں ایسا وجود پیدا نہیں ہوا جسنے ایسا انتقام لیا ہو۔ پھر تمہیں بتاؤ کہ اسکا درجہ کیسے شمار کر سکتے ہو۔

افسوس ان پر جنہوں نے اسے نہیں شناخت کیا اور مبارک ہو انکو جنہوں نے اسکو شناخت کر لیا۔ یہ اللہ کا فضل ہے جو ہمیں ملا ہے۔ دعا کرو کہ ہماری معرفت زیادہ ہو اور ہم اسکی اتباع میں کھوئے جاویں۔ آمین۔

(پڑھو بقیہ صفحہ ۳)

کو بیان کرتے جو گناہ پر مترتب ہوتے ہیں اور اس تعریف و تحدید اور بیان نتائج میں خدا کے کلام کی تعریف و تحدید اور اسکے کام کی نصرت و تائید پر حصر رکھتی گناہ کی تعریف کرنا خدا کے کلام کا حصہ ہے اور گناہ پر حسب مراد کلام الٰہی یعنی نتائج کا مترتب کرنا خدا کے کام کا خاصہ ہے۔ یہ حق بات ہے کہ گناہ تو حقیقی شے ہے یعنی شرع الٰہیہ کی تعریف پر موقوف ہے انسان کا کام اور حق نہیں کہ اپنی رائے اور انتخاب کی بنا پر بعض افعال کو گناہ اور بعض کو نیکی ٹھہرا دے اور ثواب مرتب کر دے سمجھ کہ نہ اسکا علم وسیع و محیط ہے اور نہ وہ جزا و سزا پر قادر ہے۔ اسکے بعد نصاریٰ کا بڑا بھاری فرض تھا کہ کوئی ایسا وجود پیش کرتے جو ان گناہوں سے پاک ہوتا۔ اور اُنکی گناہوں سے بریت یا عصمت کے ثبوت میں اپنے باطل اوہام اور دلوں کی تراشی ہوئی باتوں کو سامنے نہ لاتے بلکہ اسکے وجود میں خدا تعالیٰ کے انعاموں اور فضلوں کو تمام انبیاء سے بڑھکر دکھاتے اور ثابت کرتے کہ آدم سے لیکر جناب موسیٰ (صلوات اللہ علیہم اجمعین) تک جو نصرت اور فضل اور انعام خدا تعالیٰ کے وعدوں اور پیشگوئیوں کے موافق کسی پر ہوا اُس سے بڑھکر اس شخص پر ہوا۔ اور فضل و انعام کی فوق العادۃ زیادتی کا استحقاق اس شخص کو محض اسکی عصمت نے دلایا ہے اور دیگر انبیاء میں جو کسر رہ گئی ہے اسکا سبب بجز اسکے اور کچھ نہیں کہ وہ خدا کی نظر میں گنہگار رہتے۔

افسوس نصاریٰ بجائے ایسی بینات اور حجج کی ایک انسان کو پیش کرتے ہیں جو توریت کے تمام ذی وجاہت اور ذی عزم نبیوں کے مقابل لاشے محض اور ناقابل ذکر ہے۔ گلا پھاڑ پھاڑ کر چلاتے چلے جاتے ہیں کہ یسوع معصوم ہے اور باقی سب گنہگار ہیں اور کبھی نہیں دکھاتے کہ اسکی عصمت کا یہ ثبوت ہے عصمت تو ایک خوبصورت پوشاک ہے جسکا شعار و دثار دونوں پاکیزہ اور خوشنما ہوتے ہیں۔ ایک شخص کی نسبت دعویٰ کرنا کہ اسکی باطنی حالت گناہ اور معصیت سے پاک ہے محض فرضی بات ہوگی جبتک بیرونی اور مرئی عصمت اس کیساتھ شامل نہ ہوگی۔ توریت میں خدا تعالیٰ کی اطاعت کی جو ثمرات اور برکات مذکور ہوئی تھیں یعنی خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید وہ تو ہمارے نبیوں میں تو بوجہ اکمل وہ نشان موجود ہیں اور یسوع میں اس سے بکلی بے نصیب اور بے ایمانی اور افترا اور گناہ کی سزا جو خدا کی کتاب میں مذکور ہوئی تھی کہ جھوٹا صلیب پر لٹکایا جائیگا۔ حضرت یسوع کو اس نشان سے وہ کافی وافی حصہ ملا کہ کوئی کسر بھی کسی اور ہم جنس کیلئے باقی نہیں چھوڑی۔ سادہ لوح ناعاقبت اندیش پرستاران انسان یسوع کو اپنے اغراض کا ملعون بنانے میں خدا کی کتاب سے قرار دادہ نشان کے موافق ابدی ملعون اور راندہ درگاہ الٰہی ثابت کر جاتے ہیں اور بجز اس لعنتی نامرادی کے اس ناشاد انسان کا کوئی کارنامہ نہیں دکھاتے کہ جس میں کی پیٹھ پر دوسرے نبیوں سے بڑھکر یہ نصرت اور ظفر اور تائید الٰہی کر لی بیرونی عصمت تو نتیجہ اور اثر ہوتا ہے۔ روحانی عصمت با تعلق باللہ کا۔ ایک شخص کا ناکام و نامراد رہنا۔ دشمنوں کا اسیر و فتح یاب نہ ہونا اور دوستوں کا اسکی زندگی میں ہی مخذول و مطرود ہونا ثابت کرتا ہے کہ اسکی نسبت عصمت باطن کا دعویٰ جھوٹے سے جھوٹا دعویٰ ہے۔

آپ بیتی حالات پر مخدوم الملت

اگرچہ کوئی باقاعدہ سوانح عمری آپ نے اپنے ہاتھ سے نہیں لکھی لیکن محض اظہار امر حقہ کے لئے آپ نے اپنے لیکچر (موسومہ حضرت مسیح موعودؑ نے کیا تجدید کی) کے دیباچہ میں کچھ ذکر کیا ہے۔ اسکا بہت تھوڑا حصہ آپ کی سوانح سے متعلق ہے۔ لیکن اگر اتنا ہی اقتباس ہو تو بے لطف ہوگا اسلئے وہ دیباچہ ہی یہاں دیدیا جاتا ہے۔" ایڈیٹر

حضرت امام زمان مسیح موعود علیہ السلام کی اصلاح و تجدید کوئی چھوٹا سا مضمون نہیں۔ کہ سو یا دو سو صفحوں میں سما جائے۔ پھر ان سو صفحوں میں بھی قلم سے لکھے گئے ہیں۔ کسقدر حقایق کی توقع ہوسکتی ہے۔ اصل میں میرا ارادہ سلسل چند لیکچروں کا تھا اور یوں بتدریج بعض ضروری اور نازک پہلوؤں پر تجدید کے بحث کرتا۔ مگر مشیت ایزدی سے بات کسی دوسرے وقت پر جا پڑی۔ یہ بھی جتنا کچھ ہے خدا کی قدرت کا ظہور اور ہمارے مسیح علیہ السلام کی برکت اور دعا کا نتیجہ ہے۔ میرے اُسوقت کے حاضرین احباب جانتے ہیں۔ کہ میں سخت نزلہ میں مبتلا تھا۔ پوری طاقت سے میرے اعضاء و مفاصل سے دست و گریبان ہو رہا تھا سر مثل صندوق البخارات مثل انگیٹھی کے تپ رہا تھا ایسی ہی حالت میں پورے اڑھائی گھنٹے بولتا رہا۔ اور یہ لیکچر بلا کم و بیش اسی طرف زبان کا مصروف ہے معمولاً اس لیکچر کے میدان تحریر میں بھی ہمارے مشہور سباق مولوی محمد فیروز الدین صاحب فیروز ڈسکوی کا اشہب قلم ہی اکیلا جولان دکھاتا رہا۔ اگر خدا نے اسے قبول فرمایا۔ اور سعید روحیں اس سے مستفید ہوئیں تو بڑا حصہ ثواب کا انشاء اللہ مولوی صاحب موصوف کے نامہ اعمال میں ثبت ہوگا۔ پھر میں تو اس کے بعد ہی قادیان شریف چلا آیا۔ اسکی کتابت ترکیب اہتمام مولوی صاحب ہی کے ذمہ پڑا۔ خدا کا شکر ہے کہ مولوی صاحب حسب وعدہ اسکی ترتیب و طبع سے عہدہ برآمد ہوئے اور خوب ہوئے۔ مجھے اسکی نسبت اتنا کہنا بڑی بڑی نظم اور تقریظوں کے قائم مقام معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اسے پڑھا اور ۲۶۔ فروری ۱۸۹۹ء کو مجلس مبارک میں احباب سے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ ہمارے سب دوست اسے ضرور پڑھیں۔ اسلئے کہ اس میں بہت سے نکات لطیفہ ہیں۔ اور یہ نمونہ ہے ایک شخص کی قوت تقریر کا اور اسی منوال پر مخصوصاً ہماری جماعت کو مقرر بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

بہرحال خدائے شاکر علیم کے مظہر کی شاکر فطرت کا یہ جوش ہے اور یہ خاصہ اس برگزیدہ قوم کا ہے کہ یہ لوگ نکتہ نواز ہوتے ہیں اور خفیف سی کسی کی سعی کو بھی ہلکی نگاہ سے نہیں دیکھتے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈاہ۔ کپٹ۔ چڑ سے انکے دل پاک صاف ہوتے ہیں جو تپ دق کی طرح اکثر ابنائے دنیا کے شامل حال ہے۔ ورنہ اعتراف کرتا ہوں کہ دعوت اصلاحی کا ایک پہلو بھی پورے طور پر میں بیان نہیں کر سکا۔ بہت بڑے شقوق تھے دعا۔ وحی والہام۔ رؤیا وجود ملائکہ۔ قرآن کریم کی لفظی و معنوی بے نظیری اور منجانب اللہ ہونے کے دلائل۔ دہریوں۔ برہموؤں نصرانیوں۔ آریوں۔ سکھوں۔ جینیوں کے ابطال کے لئے کارگر حربے شیعوں کے رد میں عجیب غیر مسبوق اصول۔ اہل اللہ اور اغیار کی شناخت کے لئے مضبوط معیار ان امور کے متعلق بڑی بھاری اصلاحیں اور تجدیدیں حضرت امام الزمان (علیہ الصلوات الرحمان) نے کیں اور زمانہ کو ان خطرناک غلطیوں پر متنبہ کیا جن میں وہ مبتلا تھے میرا ارادہ اور فرض تھا کہ ان مضامین پر پوری بحث کرتا۔ جب اپنے آپکو اس فرض سے سبکدوش سمجھتا۔ مگر نہ ہوسکا۔ اب میرا ارادہ ہے اور اگر خدا نے چاہا تو مصمم ارادہ ہے کہ سورۂ یوسف کی تفسیر میں انہیں سے بعض امور پر جیسے وحی و الہام۔ و رؤیا اور دعا اور قرآن کریم کا لفظاً و معنیً بے نظیر معجزہ ہونا بحث کروں۔ مذاہب حق اور آسمانی سلسلے اور کتاب حق کے لئے مخصوص زیور اور مایۂ نازہی امور ہیں اور یہی خصوصیات ہیں جنکی وجہ سے اسلام کو اور مسلمانوں کو دوسرے مذاہب اور دوسری قوموں پر فضیلت تک شرف و فضیلت حاصل ہے اور اگر یہی نہوں تو دوسرے خشک اور بیجان مذہبوں میں اور اسمیں کوئی مابہ الامتیاز نہیں۔

سید احمد خان صاحب نے (خدا تعالیٰ انکو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے) جو کچھ دعا اور وحی و الہام و رؤیا اور حقیقت کتاب اللہ کے متعلق لکھا ہے بالکل سطحی اور یورپ کے خشک فلسفیوں کے نقش قدم کی پیروی یا انہی کی تالیفات کے باللفظ ترجمے ہیں انہوں نے ان منہ زور مٹیریلسٹوں اور فلسفیوں کے ہتھیاروں سے ڈر کر اپنی ان پھونس کی ٹٹیوں میں پناہ تو لے لی۔ مگر ان کی ان تحقیقات کا نتیجہ سخت قابل افسوس ہوا۔ ان انکاروں یا تحریفوں یا تسویلوں کی وجہ سے ان کے اور ان کے انفاس کی قدر کرنیوالوں کے پاک تعلقات خدا تعالیٰ سے نہ رہے اور اتباع سنت کی توفیق اس گروہ سے چھن گئی میرا خیال ہے کہ نیک نیتی نے ناواقفیت علم نبوت کی تاریکی میں ان سے یہ حرکات سرزد کرائیں۔ وہ اپنے زعم میں سچے مذہب کی طرف سے دفاع کرتے تھے اور میرا خیال ہے کہ خدا تعالیٰ نے دل میں ٹھانی ہوئی حسنات کے انکے سیئات کو دامن غفران سے ڈھانک دیا ہوگا سورۂ یوسف کی تفسیر کی تحریک مجھے اس سے ہوئی کہ گجرات کے ایک شخص نے میرے ایک دوست کے خط کے جواب میں لکھا کہ زہد و تقویٰ سید احمد بریلوی رح پر ختم ہوا اور معارف و حقایق عقلیہ سید احمد خان۔ علیگڈھی مرحوم پر ختم ہوگئے۔ میں اسمیں یہ دکھانا چاہتا ہوں اور محض خدا تعالیٰ کے دین کے اعلاء اور مرسل اللہ کے ابراء کے لئے کہ معارف و حقایق قرآنیہ ... خدا تعالیٰ نے مخصوصاً ہمارے مسیح موعود علیہ السلام اور آپکے اتباع کو عطا کئے ہیں اور اغیار انمیں قطعاً شریک نہیں اور سید صاحب مرحوم کی تفسیر نے ایک خشک عقلی کتاب یا ایک علمی دینی کتاب کے سوا اللہ تعالیٰ کی بے نظیر کتاب قرآن کریم کا کوئی ثبوت نہیں دیا۔ اس مقابلہ کے لئے میں نے مخصوصاً اس سورۂ شریفہ کو اس وجہ سے اختیار کیا کہ اسمیں رؤیا۔ وحی والہام دعا اور قبول، دعا اور قرآن کریم کا لفظاً و معنیً معجزہ ہونا وہ سارے امور ہیں جو مابہ الامتیاز ہیں۔ اسلام میں اور دیگر مذاہب میں اور انہی امور کی مخفویں سید صاحب نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ محض سطحی اور الہیات میں متقلدوں سے رکھنے والے شخص نہ تھے۔ اور آخر کار مرسل اللہ مسیح موعود علیہ السلام نے ہی اسلام کو دانا دشمنوں اور نادان دوستوں کی تردیدوں اور تائیدوں سے پاک و مستغنی دکھایا اور آپکے اعمال و اقوال نے ایک زمانہ پر آشکارا کر دیا کہ حقیقۃً یہی وہ شخص ہے جسکے لئے جناب محمد رسول اللہ صلعم نے اپنا اسلام امانت رکھا تھا۔ میرا دل میں ہر وقت یہ تڑپ رہتی ہے کہ وہ ذوق اور بصیرت امور دین میں جو اس برگزیدہ خدا کے فیضان صحبت سے مجھے حاصل ہوئی ہے خشک فلسفہ یا نیچریت کے دلدادہ اور زہد آہی اور تقشف عادی کے خوگردہ بھی اسطرف توجہ کریں اور محظوظ ہوں میں نے تیئیس برس تک سید صاحب کی تصانیف کو پڑھا اور شوق سے پڑھا اور خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ کہ سید صاحب کے ہم آواز ہونے کے ایام میں میں منافق یا مقلد نہ تھا میرے احباب خوب جانتے ہیں کہ اخلاص و سرگرمی سے ان خیالات کی تائید کرتا۔ اور عالم السر و العلن گواہ ہے کہ اسوقت بھی نیت نیک اور رضائے حق مطلوب تھی۔ مارچ ۱۸۸۹ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے شرف بیعت حاصل کیا۔ ۱۸۹۰ء میں آپکی پاک صحبت میں مستقل طور پر رہنے کی توفیق ملی۔ اور ۱۸۹۳ء کے آغاز میں آپکے وہ علوم و حقایق مجھ پر منکشف ہوئے کہ میرے سینہ کو لوث اغیار سے صاف دھو ڈالا میں اپنے ذاتی تجربہ اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ سید صاحب مرحوم کے مذہبی خیالات خدائے ذوالعجائب کے پانے کی راہ میں خطرناک روک ہیں۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الامین و آلہ الطیبین۔

عبد الکریم سیالکوٹی از دار الامان قادیان
۲۸۔ فروری ۱۸۹۹ء

ناظرین سے التماس

آج کا اخبار جس قسم کی خصوصیت اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہ اسکے پڑھنے سے معلوم ہو جائیگی جیسا پہلے بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ پرچہ دو سو زاید چھپوا لیگیا ہے تاکہ مخدوم الملۃ کی حالات اور مضامین کے عاشق زاید کاپیاں منگیں تو تکلیف نہو جسقدر کاپیاں چاہیں

مکتوبات کریمیہ

مخدوم امام الملۃ کے بہت سے خطوط الحکم میں انکی زندگی میں چھپے اور شائع ہوئے اور ابھی بہت سے ہیں جو کہیں طبع نہیں ہوئے۔ یہ ذخیرہ بہت محنت اور سعی سے میں نے جمع کیا ہے۔ اور جو ان کی لائیف کا ایک حصہ ہے آج کے اخبار میں جو ان کی یادگار کا پرچہ ہے میں چند خطوط درج کرتا ہوں۔ ان خطوط کا طرز تحریر اور مضمون صاف بتاتا ہے کہ وہ معمولی خط ہیں جو اپنے احباب کو لکھا کرتے تھے جس میں ہر قسم کی باتیں ہیں۔ لیکن یہ امر ان کو پڑھ کر کھل جاویگا۔ کہ ان خطوط کا لکھنے والا کس قسم کا ایمان اور دل رکھتا ہے۔ اسکی زندگی کی غرض و غایت کیا ہے؟

پرائیویٹ خطوط سے کسی شخص کی اصل سیرۃ اور لائیف کا پتہ خوب ملا کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ میں نے ایک لفظ بھی ان خطوط سے کم نہیں کیا اور بجنسہٖ انکو درج کرنا مناسب سمجھا۔ پس میں اپنے ناظرین کو خاص توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ان خطوط کو کئی کئی بار پڑھیں اور ان سے وہ مفید سبق لیں جو انکے اندر مرکوز ہیں۔ ایڈیٹر۔

پہلا خط سید حامد شاہ صاحب کے نام

جناب میر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہماری جماعت کا جوش دین کے ماتحت ہے۔ اس سے زیادہ میرے لئے کیا خوشی ہو سکتی ہے کہ میں اُن میں ایمان کا وہ نشان دیکھتا ہوں جسکے لئے خدا کے بندے ہاتھ پاؤں مارتے ہیں اور بمشکل ہاتھ آتا ہے۔ وہ کیا ہے۔ حدود اللہ کے پاس ٹھہر جانا۔ برادر عزیز ماسٹر غلام محمدؐ کا خط بڑا ہی لذیذ خط تھا۔ اُن کے خط نے بہت سی نیک امیدوں کے لئے میرا دل خالی کر دیا ہے میں امید کرتا ہوں کہ یہ شاخ اگر مبارک تنہ سے پیوستہ رہی (خدا تعالیٰ امتحان سے صرصر سے محفوظ رکھے) تو ایک عرصہ کے بعد جو حقیقی پختگی کا موسم ہوتا ہے خوشنما برگ و بار لائے گی۔ اگر میں اپنا دل کھول کر بتا سکتا تو اس سے بہتر یقین دلا سکتا جتنا مجرد تحریر دلا سکتی ہے کہ میرے [illegible] سے کسی بھائی پر ناراض ہو کر [illegible] غم اور غصہ اس بات کا تھا کہ کوئی عند اللہ گنہگار نہ ہو جاوے اسلئے کہ میں اپنی صفائی کی نسبت علی وجہ البصیرۃ اعتقاد رکھتا ہوں۔ میں محض تشکراً لکھتا ہوں کہ میرا سینہ ہموطن بھائیوں کی محبت سے لبالب ہے اسلئے اضطراراً ہر ایک ایسی بات سے جو میری زعم میں اُن کے حق میں مضر ہو مجھے غم لاحق ہوتا ہے۔ قصہ کوتاہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ فوری حرارۃ ٹھنڈی ہو گئی اور مطلع گرد و غبار سے صاف ہو گیا۔ چاہیئے کہ بھائیوں کا ہر ایک کام اور بات رفق اور تانی سے پیدا ہو خلوۃ میں جلوۃ میں کسی بھائی سے زجر اور درشتی کا برتاؤ نہ ہو۔ کوئی محسوس نہ کرے کہ وہ شخص اپنے تئیں بڑا بناتا اور سمجھتا ہے۔ حضرت حجۃ اللہ مرسل یزدانی کو دیکھو وہ باوجود اس بلند پائیگی کے خاکساری کی بہت نیچی سطح پر خدام سے برابر بیٹھتے ہیں اور اپنی تقریر و تحریر میں خلوۃ و جلوۃ میں کس ادب سے اپنے خدام کو یاد فرماتے ہیں۔ کاش اس خلق سے ہمیں کافی حصہ ملے تو ہم پھر زمین کی سطح پر فرشتے بسنے والے ہیں مگر میں مایوس نہیں ہوا سونگھ رہا ہوں کہ وہ وقت قریب ہے دور نہیں کہ خدا تعالیٰ کے ایام بہتوں کو اپنی رونق کے لئے منتخب کر لیں گے۔ خدا کرے کہ اس قرعہ میں ہم سب کا نام سب سے اوّل نکلے۔

گولڑوی کے متعلق فریب اور تزویر نے عجب گل کھلایا ہے۔ آج لاہور میں اس سے زیادہ شور ہے جو بطلان کی تصویر آتھم کی اس تاریخ پر برپا ہوا تھا۔ جمعہ کے دن سٹیشن پر سب مختلف المشارب لوگ جو ہماری بغض میں ایک گھاٹ پانی پینے لگ گئے ہیں یوں جمع ہو گئے اور گاڑیوں کے وہ پرے باندھے جیسے والیسرائے کے استقبال کو کھڑے ہوتے ہیں۔ پھر تانگے سے سوار کرا کر شہر کے اندر سے اس طرح پر تبرا کرتے گذرے جیسے روافض سینہ پیٹتے اور قدوسیوں کو کوستے جاتے ہیں غرض بطلان نے چند روز کے لئے اچھی طرح رونق پیدا کر لی ہے جیسے اس دن جبکہ دو جہان کا سردار مکہ سے نکالا گیا تھا اور کفار قریش نے چند روز کے لئے چراغان کر کے جھوٹی خوشی منائی تھی۔ آج حق کو جھوٹا کہا جا رہا ہے اور راستی پاؤں تلے کچلی جا رہی ہے اور بہت سے شقی چاروں طرف سے اٹھے ہیں کہ [illegible] [illegible] شائع کیا تھا۔ کہ وہ حیرت انگیز معرفت کو ہیبت انگیز تزویر بنانا چاہتے ہیں۔ رات حضرت مرسل اللہ علیہ السلام اس امر پر دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ فرمایا ان شوروں سے ہمیں کیا رعب پڑ سکتا ہے ہمیں تو یہ سارے شور ایک تمہید معلوم ہوتی ہیں خدا تعالیٰ کی اس نصرت کی آمد کے لئے جو دیر سے معرض التوا میں ہے۔ عادت اللہ ہمیشہ یوں ہی ہے کہ جب تکذیب شرارت سے ہوتی ہے تو غیرت الٰہی بھی اسی قدر نصرت کے لئے جوش مارتی ہے۔ آتھم کے شور پر جو ہماری تکذیب اور اہانت ہوئی خدا تعالیٰ کی غیرت نے بہت جلد لیکھرام کا نشان ظاہر کیا۔ اسی طرح ہم قوی امید رکھتے ہیں کہ یہ شور تکذیب پیش خیمہ ہے کسی زبردست نشان کا ممکن ہے کہ کوئی بد قسمت اس شور کے رعب میں آ کر کٹ جائے اسکا علاج ہم کیا کر سکتے ہیں اسلئے کہ سُنّت اللہ یہی ہے۔ اللہ اللہ کسقدر نشان اور یگانہ نشان حضرت اقدس کے من جانب اللہ ہونے کا ہے کہ یہ سب خبیث آندھیاں اس جبل اللہ کو ذرا بھی جنبش نہیں دے سکتیں۔ ہم ذرا سی مخالف ہوا کے جھونکے سے ایک تنکے کی طرح ادھر اُدھر اڑنے لگ جاتے ہیں۔ اگر خدائے قادر کے قہار و عدو ل نے اسکی پیٹھ پر ہاتھ نہیں دھرا ہوا ہے تو یہ استقامت کہاں سے پیدا ہو گئی۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمّد وعلیٰ آل محمّد۔

تحفہ گولڑویہ میں بڑے بڑے عجیب مضامین لکھے گئے ہیں حضرت اقدس کو خود ناز ہے کہ اُس میں غیر مسبوق نکتے تحریر ہوئے ہیں اور حقیقت میں ایسا ہی ہے۔ قرآن کے نصوص صریحہ سے روز روشن کیطرح دکھا دیا ہے۔ کہ مسیح موعود ضرور ہے کہ اسی امت سے ہو۔ یہ تحفہ انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہفتہ تک قابل اشاعت ہو جائے گا۔ ہمارے لاہوری بھائیوں نے اپنی استطاعت کے موافق باطل کا مقابلہ خوب کیا اور دھڑتے کے اشتہار پے در پے نکالے ہیں شکر اللہ سعیہم۔ بدقسمت شہر ہے جس کی چھتوں کے نیچے امام وقت کو وہ گالیاں دی جاتی ہیں۔ جو ایک چوہڑے چمار کے منہ سے بھی قابل شرم ہوتی ہیں۔ وزیر آباد بھی اس بدقسمتی میں بہت بڑا حصہ دار ہے مگر امرتسر کے بعد لاہور نے بہت برا نمونہ دکھایا۔ آتھم کے وقت ایک آنکھ قوم کی دکھنے آئی تھی۔ اب لاہور میں دوسری آنکھ میں ٹیس پیدا ہو گئی۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

ٹھگا رام پایہ ہی گرکا ماتم اور ضعیف خدا بخش اس کے باپ کا پیچھے رہ جانا بڑی حسرۃ کا ماتم ہے خصوصًا دنیا دار لوگوں کے لئے جنکی آنکھوں کے آگے دوسرے جہان کا مطلع صاف نہیں اور فانی منظر سے سخت چسپیدگی پیدا کر رکھی ہے۔

نبی بخش درزی کی بھتیجی چراغ بی بی کی تصویر میری آنکھوں میں پھر رہی ہے۔ کیا ہی چلبلی خوشنما کشادہ دل لڑکی تھی۔ خدا تعالیٰ اسکے متعلقوں کو صبر دے۔ اگر یہ لوگ دنیا دار نہ ہوتے تو میں اس لڑکی کے ماتم پر چند خاص باتیں انہیں ایسی سناتا اور ایسی تسلی دیتا کہ اُن کا غم مغا خوشی سے بدل جاتا۔ عفی اللہ لھم۔

ایسے دنوں میں میرا دل چاہتا ہے کہ آپ ہفتہ میں کم سے کم چار کارڈ ضرور لکھیں۔ میرا درد دل آگے سے بہی بڑھ گیا ہے میری ساری نمازیں انہی دعاؤں سے اب لبریز ہوتی ہے۔ اگر چہ اپنی زندگی سب سے زیادہ ناقابل اعتبار ہے مگر دل اس دکھ کو گوارا نہیں کرتا کہ کوئی عزیز اور دوست آنکھوں کے سامنے ہمیشہ رخصت ہو جائے۔ میں پھر تاکید کرتا ہوں کہ آپ ازراہ کرم ہفتہ میں چار دفعہ ضرور خط لکھا کریں۔ سب دوستوں اور متعلقوں کو یہ خط سُنا دیں۔ میرے والد صاحب کو بھی ضرور سنا دیں۔ برادر عزیز غلام محمدؐ کے خط سے معلوم ہوا کہ ماموں صاحب کی طبیعت کچھ ناساز ہو گئی ہے۔ یوا پسی اُن سے پوچھکر اُن کا حال تحریر کریں۔ ماسٹر صاحب سے ضرور کہہ دیں کہ یہ ایام یہاں رہنے کے ہیں موت کا بازار گرم ہے۔ اگر یہ رخصتیں ختم ہو گئیں تو پھر ایسا موقعہ بہت دور جا پڑیگا اور زندگی کا اعتبار نہیں۔ جسطرح ممکن ہو کم سے کم پندرہ روز یہاں ضرور قیام کریں یہ مکان بہت اچھا ہے۔

ایک خط ارسال کرتا ہوں۔ مولوی فیروزدین ڈسکوی۔ اور میاں کریم بخش مالک مطبع کو بلوا کر اُن کے روبرو پڑھیں اور اُن کو سمجھائیں کہ موت کو یاد کریں کیوں اس بدعملی پر کمر باندھی ہے اس سے پہلے بھی میرے پاس اس قسم کی شکایتیں آئی ہیں۔ مولوی صاحب بھی تو خطبہ مبایع کے ہیں اور کریم بخش نے تو صاف بیعت کی ہوئی ہے۔ کیسی شرم آتی ہے اس خط کے پڑھنے سے۔ اتقوا اللہ ثم اتقوا اللہ۔ سب دوستوں کو سلام۔ بزرگوں کو سلام۔ شیخ مولیٰ بخش صاحب کو بعد سلام کے کہیں کہ برادر عزیز مولوی محمد علی صاحب کی گرگابی کی کیا قیمت ہے۔

والسلام عبد الکریم - ۲۶- اگست [illegible]

(۲) میر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بشپ کی چٹھی کے جواب میں حضرت اقدس علیہ السلام نے پختہ ارادہ رسالہ لکھنے کا کیا ہے پھر کیا ضرور ہے کہ اُسکی نقل ہو اور درحقیقت دقت بھی ہے۔

تنخواہ والے آدمیوں کی فہرست میں نام ہے۔ ماسٹر غلام محمد صاحب کا۔ منشی اللہ دتا صاحب کا۔ شیخ مولی بخش صاحب کا۔ شیخ غلام حیدر صاحب ڈپٹی انسپکٹر کا۔ اشتہار ان لوگوں کے نام بڑا موثر اور زبردست نکلا ہے۔ درحقیقت ان لوگوں کو خدا کا شکر کرنا چاہئے کہ خدا تعالےٰ نے ان کو اپنے کاموں کی نصرۃ کے لئے انتخاب کیا۔

میں یقین کرتا ہوں کہ کوئی آجکل یہاں ہو تو تحریکات کو دیکھ کر سارا گھر کا گھر دیدینے پر راضی ہو جاتے۔ دو ہی سبب ہیں جن کی سرد مہری اور شح پیدا ہوتی ہے۔ صفاتِ الٰہی یعنی امور اخرویہ پر کمزوریاں اور عدم صحبت سادۃ(؟)۔ ایک بڑا نقص جو ہمارے بہت سے دوستوں کی سیرۃ میں ہے یہ ہے کہ وہ حضرت غیرۃ اللہ اور نور حق کی ملاقات بہت کم کرتے ہیں اور اپنی تراشی ہوئی تاویلوں پر تقلیل ارسال خطوط کے بارہ میں قناعت کر بیٹھتے ہیں۔ بہت سے ذی وسعت بھی ہیں اور اپنی اندرونی زینت میں اور گھر کے تعلقات کے اجبار کے وقت بڑے فراخ دل سے کام لیتے ہیں۔ مگر نا سمجھی ہے اسطرف آنے کو ضروری نہیں سمجھتے۔ خدا تعالےٰ ان پر رحم کرے کہ وقت کے رخ کو سمجھیں اور دین کو دنیا پر مقدم کریں۔ میرے دل میں سخت تڑپ اور رنج ہے میں ہر دم سوچتا ہوں کہ کیا کروں کونسا پیرایہ اختیار کروں کہ ان غافلوں کو یقین دلا سکوں کہ یہاں مدتوں بیٹھنا ازبس ضروری ہے۔ اور وہ جو نوکر ہیں ایسا التزام کر لیں کہ زمانہ کے ہاتھ سے دن چھین چھین کر مجنوں وار اسطرف دوڑی آئیں۔ میرے دوستو۔ بڑی دولت جسے حاصل کرنے کو ہم اس عالم میں بھیجے گئے ہیں علوم صحیحہ اور عقاید صحیحہ ہیں۔ میں اس لذت کو محسوس کرتا ہوں۔ اور خداوند علیم جانتا ہے کہ بسا اوقات تنہائی کی گھڑیوں میں فخر کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے مجھے اس پاک نعمت سے بہرہ مند فرمایا۔

میں اپنے تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ بہت تھوڑی اور بہت ہی تھوڑے ہیں جنہیں اس ہادی مائدہ سے کچھ بخشا گیا ہے۔ اسلئے کہ تھوڑے ہیں جو یہاں التزاماً بیٹھے ہیں اور قلیل ہیں جن کے پاؤں اس راہ میں اکثر گرد آلود ہوتے ہیں اور یہ قطعی بات ہے کہ بجز حضرت اقدس کی صحبت کے یہ دولت مل نہیں سکتی۔

جب میں یہ خیال کرتا ہوں کہ یہ زمانہ لامحالہ گذر ہی جائیگا۔ اور میں معاً پوچھتا ہوں کہ صحابہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کیا صدمہ پڑا۔ اور ایک نے چلا کر کہا اب افسوس تو اسبات کا ہے کہ اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا اور آسمان کا تعلق زمین سے مسدود ہو گیا۔ غرض جب میں ان امور پر غور کرتا ہوں تو مجھے سخت رنج آتا ہے کہ کیوں ہمارے دوست ان ایام کو غنیمت اور خدا کا فضل نہیں سمجھتے۔ میرے دوستو کفران دو قسم پر ہے۔ کفران جلی اور کفران خفی۔ پہلی شق صاف ہے جو بد قسمت جہری منکروں کے حصہ میں آئی ہے۔ کفران خفی یہ ہے کہ اس نعمت کا اعتراف کرکے اُسپر اسکے اعتراف کے لوازم اور ذرایع کا عملاً اظہار نہ کیا جائے۔ میں آہ مار کر کہتا ہوں بہت ہیں جو اس بلا میں گرفتار ہیں پروہ سمجھتے نہیں۔ خدا تعالےٰ کی اصل غرض اس سلسلۂ عالیہ کی اقامت سے یہ ہے کہ اُسپر منعم علیہم کا سا ایمان دلوں میں پیدا ہو جائے۔ اور یہ بات کیونکر حاصل ہو سکے۔ جب تک مہاجرین اولین کا رنگ روپ اختیار نہ کیا جائے اون میں سے کس نے کبھی عذر کیا کہ اس کے پاس خرچ نہیں یا اسکی آمدن قلیل ہے محبت اور عشق کی لغت میں یہ پست الفاظ واقع ہی نہیں ہوئے۔ یہ ان لوگوں کے عرفی اصطلاح ہیں جنہوں نے اپنے بہت سے عذرات کے ساتھ ان بیوتنا عورۃ بھی کہا۔ مسیح موعود آجائے۔ وہی مسیح موعود جسکا انتظار رہتا۔ اللہ اللہ مسیح موعود آجائے اور منتظر عشاق صبر سے اپنے بال بچوں اور زمینوں میں بیٹھے رہیں۔

ایک ذلیل عورت کا عاشق ہمنے کبھی نہیں سُنا کہ کبھی صبر کرکے بیٹھا ہو۔ اور کسی روک نے اسکے آگے کبھی ہاتھ کیا ہو کہ اب وقت نہیں تو اس کوچہ میں مت جا۔ تو مسیح موعود اور صدیوں کے منتظر مہدی مسعود کا عاشق کیونکر صبر سے بیٹھ سکتا ہے۔ اے میرے عزیز بھائیو خدا کے لئے تفکر کرو اور تلافی مافات کرو۔ میں ازرہِ رنج کہتا ہوں غلطی میں مبتلا ہو سخت خطا کرتے ہو۔

میں کب تک آپکو یہ یاد دلاتا رہوں گا۔ اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ ایک میں ہی ہوں جو اسطرح ملامت کرکے بعضوں سے سخت ملامت بلکہ دشنام بھی سُن لیتا ہوں۔ یا محبت اور نصح دم لینے نہیں دیتی۔

میری چٹھی جو اس الحکم میں چھپی ہے وہ خدا کے فضل سے لکھی گئی ہے مگر یہ بڑی غور کی قابل آسے مجمع میں ضرور سُناؤ شاید کسی کو لطف آجائے اور میرے حق میں دعا کرے۔ میں بعض ابتلاؤں میں مبتلا ہوں اور کوئی ذریعہ شفاعت الی اللہ کا نہیں دیکھتا بجز صادقین کی طرف سے ذب و دفاع کرنے کے میں اعتقاد کرتا ہوں کہ اس چٹھی میں الباطل (رافضیت) پر گردن زن حربہ چلایا گیا ہے اور خدا تعالےٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ کسر صلیب کے ساتھ کسر رفض بھی ہو جائے۔ درد اسکی وہ شدت ہے کہ الاماں۔ کئی دفعہ مجھے شبہ ہوتا ہے کہ اب دل کی حرکت بند ہو جائیگی موت کے قریب پہنچ پہنچ جاتا ہوں۔ دعا کا محتاج ہوں۔ برادران و بزرگان را سلام برسانند۔

عاجز عبدالکریم از قادیان

یوم جمعہ ۲۹۔ جون ۱۹۰۰ء

منشی تاج الدین صاحب پڑھکر میر حامد شاہ صاحب کو خط ارسال کردیں۔

---

(۳) قادیان ۳ستمبر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا تعالیٰ کے فضل کرم سے گذشتہ مہینہ آرام اور عافیت سے گذرا۔ یہاں رات کو سردی خاصی ہوتی ہے۔ بادل اکثر گھرے رہتے ہیں آس پاس ہیضہ کی بہت شکایتیں ہیں یہاں مرسل اللہ کے وجود پاک کی برکت سے عافیت ہے۔ پرسوں جناب مسیح علیہ السلام نے خدا تعالےٰ کے غنائی ذاتی پر بہت موثر اور رُلانے والی تقریر فرمائی۔ فرمایا اگرچہ خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے انہ اوی القریۃ مگر خدا تعالےٰ کسی کا محکوم رہنا نہیں چاہتا۔ اسکی صفت غنا ہر دم تقاضا کرتی ہے کہ انسان کبھی ایمن اور مطمئن ہو کر نہ بیٹھ رہے۔ اسکا منشاء ہے کہ انسان خوف و ہراس میں اوقات بسر کرے تو کہ ذل عبودیت کی حالت قایم رہے۔ فرمایا ہیضہ خدا تعالےٰ کی تلوار ہے بہت بہت دعائیں مانگو۔ کہ اللہ تعالےٰ اس سے اس گاؤں کو محفوظ رکھے۔ اسلئے کہ مخالفوں کے نزدیک اور جگہوں کے لوگ تو شہید ہوتے ہیں مگر خدا نہ کرے جو یہاں پڑے تو یہی کہیں گے کہ ان پر غضب الٰہی پڑا۔

تحفہ گولڑویہ میں بڑے بڑے دقایق معارف بیان فرمائے ہیں۔ آج فرماتے تھے۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک الہام ہوا ہے۔ جسکے یہ معنے ہیں کہ یہ رسالہ بڑا بابرکت ہوگا۔ اسے پورا کرو۔ اور پھر الہام ہوا۔ قل رب زدنی علماً۔

کل بڑا دلچسپ مضمون لکھا ہے یوشع بن نون علیہ السلام سے جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پوری مشابہت بیان کرکے شیعوں پر یہی ایسی حجت قایم کی ہے کہ اس باطل کے تار و پود ادھیڑ ڈالے ہیں۔

غرض اپنی ضرورت اور ثبوت کو اب قرآن ہی سے ثابت کرنے کی طرف بہت توجہ مبذول فرمائی ہے۔ اور کما استخلف الذین من قبلہم سے روشن طرح دکھا دیا ہے کہ مسیح موعود ضروری تھا کہ غیر قریش سے ہوتا اور وہ میں ہی ہوں۔ قرآن کریم سے نیچریوں اور دیگر ان منکران حدیث کے جو حدیث کی بنا پر اس سلسلہ کو ترکیب یافتہ اور اسلئے بے وقعت سمجھتے تھے خوب ہی تسلی کی ہے۔

فرماتے تھے چونکہ مضامین کی آمد بہت ہے اور وہ چاہتی ہے کہ درمیانی سلسلہ ٹوٹنے نہ پائے اسلئے کہ ٹوٹنے میں بسا اوقات پیش آمد مضمون فوت ہو جاتا ہے۔ مناسب ہے کہ جمعرات تک پھر نمازیں ظہر اور عصر کی جمع کرکے پڑھی جائیں۔ چنانچہ آج ایسا ہی ہوا۔ پچھلے ہفتہ میں بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ یوں ثابت اور صحیح ہو گئی وہ پیشگوئی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ

تجمع لہ الصلوٰۃ

ثم السلام علیکم وعلیٰ من لدیکم۔ من الاخوان والخلان۔

عاجز عبدالکریم

برادر منشی تاج الدین صاحب خط پڑھکر اور ممکن ہو تو کسی کو سنادیں برادر منشی محمد شادی خاں صاحب چوب فروش متصل تھیہ ادہواں۔ سیالکوٹ روانہ کردیں۔